اخبار نور افشاں لودہیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر (۴۶) مطبوعہ ۱۶ نومبر ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ ۲ عہ

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی ۲ عہ
ایک شخص کے نام سے سات کاپی کے دام وصول ہونے پر
ایک کاپی مفت دی جائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

تب اُنہوں نے بزرگوں کے ساتھ اکٹھے ہو کر صلاح کی۔ اور اُن پہرے والوں کو بہت روپئے دئے۔ اور کہا۔ تم کہو۔ کہ رات کو جب ہم سوتے تھے۔ اُس کے شاگرد آکر اُسے چُرالے گئے۔ (متی۔ ۲۸۔ ۱۲ و ۱۳)

گذشتہ ایشو میں ہم نے یہہ بیان کیا۔ کہ چونکہ مسیح کے مخالف یہودی بھی اُس کے جی اُٹھنے کی پیشین گوئی سے بخوبی واقف تھے۔ اور اس لئے اُنہوں نے بخیال پیش بندی۔ اور یہہ گمان کر کے کہ غالباً مسیح اور اُس کے شاگردوں میں ایسی کچھہ سازش پیشتر سے ہوگئی ہوگی۔ پلاطوس حاکم سے رومی گارڈ کے متعین کرنے۔ اور تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کرنے کے لئے درخواست کی۔ جس کو اُس نے اُن کے حسب استدعا منظور کیا۔ اور اپنی اطمینان و دلجمعی کے لئے اُنہوں نے قبر پر اپنی مہر لگادی۔ یہہ ایک الٰہی حکمت ہے۔ کہ جو لوگ حق کی مخالفت اور مقابلہ میں منصوبے باندھتے اکثر اُن کی عقلیں اوندھی ہوجاتی ہیں۔ اور جو تدبیریں وہ اُس کی تردید و تدفیع کے بارہ میں کرتے ہیں۔ وہ اکثر ایسی ہوا کرتی ہیں۔ کہ جن کی حماقت و جہالت ایک عام عقل والے آدمی پر بھی بآسانی ظاہر و منکشف ہو سکتی ہے۔ مگر وہ اپنی بے وقوفی کو دانائی سمجھتے ہیں۔ اِس احمقانہ صلاح پر جو قوم یہود کے بزرگوں۔ اور سرداروں کاہنوں نے رومی سپاہیوں کو دی۔ غور کرنے سے اُن کی عقل کا اُس وقت منقلب ہوجانا کیسا صاف ظاہر ہے۔ ”تم کہو۔ کہ رات کو جب ہم سوتے تھے۔ اُس کے شاگرد آکر اُسے چرالے گئے“۔ اِس صریح بیوقوفی کی صلاح کو۔ رومی سپاہیوں نے بطمع زر قبول کرلیا۔ سچ ہے۔ کہ ”رشوت دانشمند کی آنکھوں کو اندہا کر دیتی ہے۔ اور صادق کی باتوں کو پھیرتی ہے“۔ استثنا ۱۶۔ ۱۹۔ کیونکہ نہ صرف زر کثیر ہاتھ آنے سے۔ بلکہ اس لئے بھی۔ کہ اُنہیں یہہ اطمینان دیا گیا۔ کہ یہہ بات حاکم کے کان تک پہنچے گی۔ اور اُن سے کچھہ بازپرس ہوگی۔ تو اُنہیں خطرہ سے بچالیا جائے گا۔ وہ اپنے کو بے وقوفوں کے ساتھہ بے وقوف بنالینے پر رضامند ہوگئے۔ اور مجلس سنیڈرم سے باہر نکل کر سکھلانے کے موافق لوگوں میں مشہور کیا۔ کہ ”رات کو جب ہم سوتے تھے اُس کے شاگرد رات کو آکر اُسے چرالے گئے“۔

یہہ سوئے ہوئے گواہوں کی شہادت ہی۔ جس کو اگر کوئی منظور کرسکتا ہی تو کرے :: شاید ایسے لوگ جو مسیح اور مسیحیت کے بدل مخالف ہیں۔ اور بوجہہ میلان طبعی ہر ایک ایسی بات کو جو مسیحی صداقتوں کو جھٹلا سکے۔ خواہ وہ کسی ذریعہ سے ہم پہنچ سکے۔ ان سوئے ہوئے گواہوں کی گواہی کو۔ جو بقول شخصے "سوئے موئے برابر" تھے۔ دل میں شرماتے ہوئے بخوشی قبول کرسکیں :: رومی سپاہی فی الحقیقت تو صادق تھے مگر رشوت نے اُن کی باتوں کو پھیر دیا۔ کیونکہ انہوں نے یہودیوں کے بزرگوں۔ اور سردار کاہنوں کے پاس حاضر ہوکر جو کچھ گذرا تھا سچ اور صاف بیان کردیا۔ کہ ابتدا اگرچہ بڑا زلزلہ آیا تھا ہوا۔ اور ایک فرشتے نے جس کا چہرہ بجلی کا سا۔ اور جس کی پوشاک مثل برف سفید تھی کیونکہ آسمان سے اُتر کر قبر کے پتھر کو ڈھلکایا۔ اور اُس پر بیٹھ گیا۔ اور اُس کے ڈر سے وہ بہادر سپاہی کیونکر کانپ اُٹھے۔ اور مُردے سے ہو گئے :: یہہ سچ ہی۔ کہ اُنہوں نے مسیح کو قبر سے نکلتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ وہ سو نہیں گئے۔ بلکہ فرشتے کی عجیب ہیبت سے بیہوش ہوکر مُردے کی مانند ہو گئے تھے۔ اور جو کچھہ اُن کے اس عالم بیہوشی میں گذرا انہیں بالکل معلوم نہوا۔ مگر جب پھر اُنہیں ہوش ہوا۔ تو قبر کو خالی پایا۔ اور شہر میں جاکر بزرگوں اور سردار کاہنوں سے من وعن جو کیفیت گذری تھی۔ اور انہوں نے بچشم خود دیکھی تھی۔ بیان کردی +

رومی فوجی قانون کے مطابق پہرے پر سو جانے والا سپاہی واجب القتل تھا اگرچہ مسیح کی قبر والے گارڈ کے سپاہیوں کو یہودی بزرگوں اور سردار کاہنوں نے مطمئین کردیا۔ اور پختہ وعدہ اُنہیں خطرہ موت سے بچانے کا کرلیا تھا وہ بلاخوف سیاست خود مقر تھے۔ کہ ہم پہرہ پر سو گئے۔ نہ صرف ایک یا دو سپاہی۔ بلکہ تمام گارڈ!! اور گمان غالب ہی کہ یہودی بزرگوں اور سردار کاہنوں نے حسب وعدہ پلاطوس سے سفارش کرکے اُنہیں سزایابی سے بچالیا:: کیونکہ پلاطوس ایک بزدل حاکم تہا۔ جو دوسروں کے دباؤ میں آکر اپنے کانشنس (قوت انصاف) کے خلاف اکثر قانون و انصاف کو بالائے طاق رکھدیا کرتا تھا ::

اب ان سوئے ہوئے خفتہ بخت سپاہیوں کی شہادت سے گذرکر ہم آیندہ ایشو میں اُن کے اس بیان پر۔ کہ "اُس کے شاگرد رات کو آکر اُسے چرالے گئے" توجہہ کریں گے +

ہمارا ہمعصر رفیع الاخبار بنارسی نورافشاں کے حال پر اپنی مہربانی ظاہر کرنے کے لئے یوں خامہ فرسا ہی۔ کہ :-

"جبکہ گورنمنٹ ہند خود کسی مذہب میں دست اندازی کرنا گناہ کبیرہ سمجھتی ہی۔ تو پہر مذہبی لوگوں کو کیوں اس قدر آزادی دی رکھی ہی۔ ذرا اس اُردو زباندانی پر لحاظ کیجئے ہم کہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔ کیا ضرورت ہی۔ کہ عیسائی پادری ہندو مسلمانوں کے مذہب پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور ہندو مسلمان اُن کی ادہیڑ بن کرتے ہیں :: اس صورت میں بعض ناعاقبت اندیش اس قدر زبان درازی کرتے جس سے معمولی طبیعت کو بہت جلد اشتعال ہو سکتا ہی۔ خصوصًا مذہبی اخبارات اور رسالے اس بارہ میں بہت زیادہ قابل لحاظ ہیں :: عیسائی اخبارات کو کیا گورنمنٹ نے اس قدر آزادی دے رکھا ہی۔ کہ وہ جس طرح چاہیں مسلمانوں کے مذہب اور طرز معاشرت پر حملہ کریں :: ہم برابر دیکھتے ہیں۔ کہ لودہیانہ کا نورافشاں۔ جس کو شرر افشاں کہنا چاہئے نہایت وحشیانہ طور پر مسلمانوں کی نسبت اناپ شناپ لکھا کرتا ہی :: گورنمنٹ کو بےشک ایسی اشتعال دہ تحریروں کے شایع کرنے سے روکنا چاہئے :: جن جن مسایل پر بحث کرتا ہو وہ ایسے ہیں کہ جن کی نسبت بڑے بڑے جغادری پادریوں نے بھی منہہ کی کھائی ہو۔ پس کیا ضرور ہی۔ کہ ایسی تحریریں شایع کی جاویں جن سے مذہبی توہین ہو۔ جبکہ گورنمنٹ ایسا نہیں چاہتی"::

افسوس ہی کہ رفیع الاخبار نے کسی اشتعال دہ تحریر کا حوالہ نہ دیا جس سے اُس کو۔ یا اُس کے کسی ہم مشرب کو اشتعال ہوا ہو ورنہ اس کا جواب دیا جاتا :: شاید ہمارے ہمعصر کو اسلامی اخبارات کی تحریروں کا حال معلوم نہیں کہ وہ مسیح اور مسیحیت کی نسبت کس سختی اور بےتہذیبی کے ساتھہ خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ اور ایسے ناگفتہ بہ کلمات کا استعمال کرتے ہیں۔ کہ کوئی خدا ترس غیر مذہب والا ہرگز اُنکی نسبت جنہیں وہ اہل کتاب سمجھتا ہو استعمال نہیں کرسکتا :: نورافشاں ہی کیوں ہمارے ہمعصر کو کھٹکتا ہی؟ پہلے وہ اپنے اسلامی اخبارات و رسالجات پر جو مسیحیت کے حق میں زہر اُگلتے ہیں گورنمنٹ کو متوجہ کرکے۔ اُن کی اشاعت بند کرنے کے لئے اپیل کرے تو بہتر ہی :: اور یوں تو ایک مسلمان جولاہے کا جاہل لونڈا بھی کہہ سکتا ہی۔ کہ "نورافشاں جن مسایل پر بحث کرتا ہی۔ وہ ایسے ہیں۔ کہ جن کی نسبت بڑے بڑے مسیحی علما مجھہ سے منہہ کی کھا گئے ہیں۔" کون اُس کی زبان کو پکڑ سکتا ہی؟ +

مسٹر اکبر مسیح آزاد نے پہر ایک مضمون بعنوان "منکران الوہیت مسیح کا دوسرا جواب" بغرض اندراج نورافشاں بھیجا ہی۔ لیکن ہم اس بحث کو جاری رکھنا اور ایسے مضامین کو نورافشاں کے کالموں میں جگہہ دینا پسند نہیں کرتے۔ اس لئے کہ اس اٹھارہ سو برس کے عرصہ دراز میں اس مسئلہ پر کما حقہ بحث ہو چکی ہی۔ اور اس کے ثبوت میں کتب متداولہ مطبوعہ موجود ہیں۔ جن میں منکران الوہیت مسیح کے جو اعتراضات و شکوک کو بوجہہ احسن رفع کیا گیا اور کلام اللہ کی اسناد وافرہ سے مسیح کی الوہیت کو ثابت کیا گیا ہی۔ لیکن در حالیکہ یونٹیرین اور محمدی وغیرہ جن کے لئے مسیح کی الوہیت ایک شخص دلانیوالی چٹان اور ٹھوکر کھلانے والا پتھر ہی۔ وہ اسکو کسی صورت سے پسند

مراسلات

بقیہ

قدیم بزرگان ہند کی دانائی کا چوتھا نتیجہ

معروف بہ

ہندو سائنس (علم طبعیات)

(۲) اسٹرونومی (علم ہیئت)

بیانات مذکورہ بالا میں قدیم بزرگان ہند کے خیالی جغرافیہ روئے زمین سے - دنیا کے سمندروں - جزیروں - دریاؤں اور بعض شہور درختوں - اور سہارے درازلہ زمین کا مختصر ذکر درج اخبار ہذا ہو چکا ہے - مگر اب اُن کے خیالی علم ہیئت کا مختصر بیان کیا جاتا ہے - جس کی کیفیت کو سمجھنا ہی دشوار ہے کیونکہ وہ بھی بیانات مذکورہ بالا جغرافیہ روئے زمین کے مانند صرف ایک داستانی بیان ہے: چنانچہ ہندوؤں کی کتابوں میں لکھا ہے - کہ زمین ایک مرکز ہے - جس کے گرد سورج - چاند اور قمری بروج ستیارے وغیرہ متواتر گردش کرتے ہیں -

چنانچہ وشنو پران میں مفصلہ ذیل بیان درج ہے - کہ:

شمسی دائرہ زمین سے ایک لاکھ جوجن (۸ لاکھ میل) اوپر واقع ہے:

چاند و سورج دونوں کی بلندی برابر ہے - اسی فاصلہ پر تمام قمری بروج و ستیارے چاند کے اوپر گردش کرتے ہیں

ستیارہ بدھ - (عطارد) برج قمری سے ۲ لاکھ جوجن اوپر ہے:

ستیارہ شکر - (زہرہ) عطارد سے اسی قدر فاصلہ پر ہے:

" منگل یا انگرک (مریخ) زہرہ سے بہت اوپر ہے:

" برہسپت (معبودوں کا پروہت مشتری) مریخ سے بہت اوپر ہے:

ستیارہ - سنیچر یا سینی (زحل) مشتری سے ڈھائی لاکھ جوجن آگے ہے:

ستیارہ - سات رشی (مجمع ہفت ستیارہ) زحل سے ایک لاکھ جوجن اوپر ہے:

دہرو جو تمام حلقۂ قطبی کی دھری - یا کیلی کہلاتی ہے - مجمع ہفت ستیارہ کے برابر ہے:

دہرو سے ایک کروڑ جوجن کے فاصلہ پر مہرلوک ہے - جس کے باشندے ایک کلپ (برہما کا ایک دن) تک اسمیں قایم رہتے ہیں: اس کے دُگنے فاصلہ پر جانولوک ہے - ان دونوں کے درمیان جو گنے فاصلہ پر تاپولوک ہے - اور اُس سے چھہ گنے فاصلہ پر ست لوک ہے:

ہندوؤں کے خیال کے موافق نو ستیارے ہیں - یعنے سوریہ (سورج) چاند - بدھ - شکر - منگل یا انگرک - برہسپت سینی - یا سنیچر - راھو اور کیتو:

ہندو مصنفوں کے خیال میں سورج آسمانوں کے بیچ ایک رتھ میں سوار ہوتا ہے - جس کو سات گھوڑے کھینچتے ہیں: اس رتھ میں بیٹھنے سے اُس کے گول چمکدار جسم سے روشنی کی کرنیں پیدا ہوتی ہیں: اس کی بیوی کا نام وسوا کرما کی بیٹی سجنا ہے: چونکہ اُس کے جسم کی چمک اس کی بیوی کے لئے بہت تیز تھی - اس لئے اس کی بیوی کے باپ نے اُس کی چمک میں سے کچھ حصہ کاٹ لیا - اور اس چمک کے کٹے ہوئے ٹکڑے سے معبودوں کے ہتھیار (چکر) بنائے گئے:

چاند رشی اتہری کا بیٹا کہلاتا ہے - اُس کے رتھ میں تین پہیے میں - جو چمیلی کے مانند سفید چمکیلے دس گھوڑوں سے چلایا جاتا ہے - جس کو سورج کے مانند دھرو دہرو کے ذریعہ اوپر اُٹھاتا ہے:

چاند کی حالت کی تبدیلیوں کا مفصلہ ذیل بیان پدم پران میں یوں درج ہے کہتے ہیں - کہ چاند نے دکش رشی کی ۲۷ بیٹیوں سے بیاہ کیا - جن میں سے اُس کی عزیز و پیاری بیوی روہنی تھی - اس کی باقی بیویوں نے اپنے باپ دکش سے اس امر کی شکایت کی - جس پر اُن کے باپ نے چاند کو بد دعا دی - اور اس سبب وہ مرض سِل میں گرفتار ہو گیا - پس چاند کی بیویوں نے پھر اپنے باپ سے اُس کی سفارش کی - جس نے کہا چاند کی یہہ کمزوری ولاغری چند روز بعد دور ہو جائیگی - پس یہاں سے چاند کی تندرستی اور ترقی کا باعث اور کمزوری کا زوال ہے:

راھو اور کیتو: چاند اور سورج کے گرہن کی بابت مہابہارت میں لکھا ہے - کہ راکھشش راھو کا سر سورج اور چاند کو نگل نے کی کوشش کرتا ہے - جن کی قدیم دشمنی کی وجہہ یوں بیان ہوئی ہے:

" ایسا واقع ہوا کہ جب سورے حیات ابدی کیلئے اپنی پیاس امرت جل کی ندی میں بجھا رہے تھے - راکھشش راھو بھی ایک سورہ کی صورت میں نمودار ہوا - اور امرت جل پینے لگا - مگر پانی صرف اُس کے حلق تک ہی پہنچا تھا کہ سورج اور چاند نے باہم سوروں کی دوستی سے یہہ فریب معلوم کر لیا اور نارائن نے اپنے سُدرشن چکر سے راہو کا سر عین اُسی وقت جبکہ وہ پانی پی رہا تھا - اس کے جسم سے جدا کر دیا: پس راھو کے سر نے جو پہاڑ کی چوٹی کی مانند چکر کی دہار کے ذریعہ اُس کے جسم سے جدا کیا گیا تھا - ایک ہیبت ناک چیخ کے ساتھ آسمانوں میں چھلانگ ماری - اور اُس کا قوی ہیکل جسم اس کے سر سے جدا ہو کر جب زمین پر گرا تو اُس نے تمام دنیا کی بنیادوں کو معہ اُس کے تمام جزیروں - چٹانوں اور جنگلوں کے ہلا دیا: پس اس وقت سے آج تک

یا کہ شش راھو کا سر چاند و سورج کی دائمی دشمنی پر تُلا ہوا ہے جس کے باعث وہ ان کو نگلنے کے لئے بعض اوقات اُن پر ذغن [illegible] ہے"۔ یہی سبب گرہن کے واقع ہونیکا خیال کیا گیا ہے ۔

دھرو وشنو پرانیں ان اجرام نورانی کے گردش کرنے کا طور یوں بیان ہوا ہے "چونکہ دھرو گردش کرتا ہے - اور یہی سبب چاند سورج اور دیگر ستاروں کے چکر کھایا کا ہے - جو اس کے گول دائرہ میں اس کے ساتھ ساتھ گھومتے ہیں - کیونکہ تمام نورانی اجرام فلکی قطبی ستارے تک اُس کی ایک ہوائی سے بندھے ہوئے ہیں" ۔

پس قدیم بزرگان ہند کی عقل و دانائی کے خیالی جغرافیہ روئے زمین - اور علم ہیئت کا صرف یہی بیان ہے - جیسا اُن کی بعض مذہبی کتابوں سے انتخاب کیا گیا ۔ بیان مذکورہ بالا سے زیادہ وہ اور کیا خیال کر سکتے تھے ؟ کیونکہ اُن کو نہ اس سے زیادہ کچھ ملکہ تھا - اور نہ اُن کے پاس وہ اسباب موجود تھے جن کے ذریعہ وہ دنیا کے گرد سیاحی کر کے اُس کے اصلی جغرافیہ سے واقف ہوتے - اور نہ ایسی دوربین وغیرہ کا ان کو خیال ہوا - کہ جن کے ذریعہ وہ اجرام فلکی کی ماہیت و حقیقت سے واقف ہو کر علم ہیئت کا ٹھیک ٹھیک بیان کرتے - پس جو کچھ اُن کی سمجھ میں آیا دھر گھسیٹا - اور کہہ سنایا ۔

لیکن اب اگر کوئی سوال کرے - کہ اس ملک میں کوئی کوئی جوتشی مشہور ہوا - اور اُس کی کتاب جوتش بھی موجود ہے - اور جنتری وغیرہ بنانے کا علم بھی چلا آتا ہے - پس یہہ کیونکر اور کہاں سے حاصل ہوا ؟ تو اس کا جواب صرف اس قدر خیال میں آسکتا ہے کہ چونکہ دوسرے ممالک کے علما بذریعہ سیاحی دنیا کی حالت دریافت کرنے - اور اپنے علم ہیئت کا ثبوت پہنچانے کے لئے وقتاً فوقتاً دوسرے ملکوں میں آتے و جاتے رہے - تعجب نہیں بعض لوگوں نے اُن سے کچھ* زیادہ حاصل کیا ہو - کیونکہ اگر کل دنیا کے علما ایسے خیالی باتوں پر بھروسہ رکھتے تو خشکی و تری کا سفر کرنا اور دوسرے ملکوں اور اُن کی حالت سے واقف ہونا امر محال تھا ۔

پس دوسرے ملکوں کے عالموں نے ہر دو علوم مذکورہ بالا - یعنے ۔

اوّل - جغرافیہ روئے زمین کی بابت بذریعہ سیاحی اور پیمائش کرنے کے جو کچھ ثابت و ظاہر کیا - وہ بالکل عقل کے موافق بیان ہے - جس سے اکثروں کو پوری واقفیت ہو گئی ہے ۔

دوم - علم ہیئت یعنے اجرام فلکی - سورج اور چاند - اور دیگر ستاروں و سیاروں کی بابت بھی - انہوں نے بذریعہ دوربین کے دیکھنے اور اثبات عقلی پہنچانے کے جو کچھ ظاہر کیا - وہ بھی صاف و صریح بیان ہے جس سے بعضوں کو پوری و اصلی حقیقت ظاہر ہو گئی - جس کا خلاصہ یہہ ہے - کہ :-

آفتاب زمین سے ڈہائی لاکھ گنا بڑا - اور ۹ کروڑ ۴۰ لاکھ میل زمین سے دور ہے ۔

چاند - زمین کا صرف $\frac{1}{49}$ حصہ - اور قریباً دو لاکھ ۴۰ ہزار میل زمین سے دور ہے ۔

زمین - چاند - اور سب سیارے گردش کرتے - اور سورج سے روشنی پاتے - مگر وہ قدرت الٰہی سے ایک جگہہ ساکن ہے ۔ جو رات دن ہونیکا باعث ہے ۔

گرہن واقع ہونیکا ثبوت بھی جو انہوں نے بیان کیا - وہ بھی بالکل صاف اور عقل کے موافق بیان ہے - چنانچہ انہوں نے بیان کیا - کہ :-

سورج گرہن - عموماً ماوش کے روز واقع ہوتا ہے جس کے واقع ہونے کی یہہ وجہہ ہے - کہ اس روز زمین - چاند اور سورج ایک خط پر برابر ہو جاتے ہیں - اور چاند - زمین اور سورج کے درمیان ہو کر جس قدر سورج کی شکل کو زمین سے روک دیتا - وہ سورج گرہن کہلاتا ہے ۔

چاند گرہن - عموماً پورن ماشی کو واقع ہوتا ہے - کیونکہ اس وقت زمین - چاند اور سورج کے درمیان ہو کر جس قدر چاند کو سورج کی روشنی سے ڈھانپ دیتی - وہ چاند گرہن کہلاتا ہے ۔

علی ہذالقیاس جو کچھ انہوں نے علم ہیئت کا بیان کیا وہ سب ایسا ہی ہے جس پر کسی طرح کی نکتہ چینی کرنا امر محال ہے ۔

یہہ بھی سچ ہے - کہ آجکل کے دیانندی آریہ صاحبان اکثر فخریہ کہا کرتے ہیں - کہ ہماری مذہبی کتب ویدوں میں کل علوم دنیاوی بھرے ہوئے ہیں - گویا وہ کتابیں مخزن العلوم ہیں - چنانچہ پنڈت لیکھرام صاحب اپنے رسالہ "سچے دہرم کی شہادت" کے صفحہ ۳۳ میں ویدوں کو خدا کی کتاب ثابت کرنے کی خیالی دلیلوں میں سے دسویں دلیل یہہ ظاہر کرتے ہیں "کہ وہ کتاب کل علوم کا منبع ہے وغیرہ وغیرہ پڑتال کرنے سے معلوم ہو جاویگا - کہ ان صفات سے موصوف کوئی کتاب سوائے ویدوں کے کتب خانہ عالم میں نہیں ہے" پس اُن کے ایسے کہنے پر مندرجہ اعتراضات پیدا ہوتے ہیں ۔

اول - یہہ - کہ کیا سبب ہے - کہ قدیم زمانہ سے خاص مقلدان ویدوں کے خیال میں علوم مذکورہ بالا کا اصلی خیال پیدا نہ ہوا - اور ہوا تو یہہ جیسا مذکور ہوا ؟

دوم - بالفرض اگر دیانندی آریہ صاحبان کے قول کے موافق اُن کی خاص کتب مذہبی ویدوں میں کل علوم دنیاوی مندرج ہیں - تو اُن کتابوں کو ایشور کا بچن اور آسمانی کہنا کس طرح ضروری سمجھا جائے - جس حال کہ اُن کے مندرجہ علوم کی پوری و اصلی حقیقت کو بغیر ان کتابوں کے دیکھے دوسرے ممالک کے لوگ ظاہر و ثابت کر رہے ہیں ؟ ۔

سوم - اگر دیانندی آریہ صاحبان کا یہہ قول سچ ہے - تو تعجب کی بات ہے - کہ آجکل کا عمدہ موقع کیوں اپنے ہاتھ سے کھوتے ہیں - جبکہ وہ دیکھتے ہیں کہ ریل گاڑیوں کے انجنوں کے پرزے بڑی بڑی قیمت پر دوسرے ملکوں سے یہاں لا کر اور درست کر کے ان کو کام میں لاتے ہیں - نہایت ضرور و مناسب ہے - کہ علوم مندرجہ ویدوں کے ذریعہ ان کو یہاں بنا کر روپیہ حاصل کریں - اور لوگوں کو تکلیف و دقت سے بچاویں ۔

* لیکن اگر کوئی اور ثبوت اس کا ہو تو معلوم نہیں ۔

چہارم۔ جائے تعجب ہے۔ کہ دوسرے ممالک کے لوگ نئے نئے خیالات۔ نئی نئی باتیں اور نئے نئے فن ظاہر کریں۔ مگر ہمارے دوست آریہ صاحبان جن کے پاس مخزن یا منبع العلوم ہو وہ صرف اُن کے شاگرد کہلائیں :۔ پس یہہ سب خیالی اور من گھڑت باتیں ہیں۔ کیونکہ :۔

کلام خدا کی خصوصیت و ضرورت صرف یہہ ہے کہ اس کے کلام پاک کے ذریعہ انسان ناقص العقل اپنی روحانی بگڑی ہوئی حالت کو پہچانے۔ جو عدول مرضی الہی کے سبب خراب و خستہ ہو گئی ہے۔ اور اسکی الہامی کلام سے اس بگڑی ہوئی حالت کے بہتر کرنے اور مقبول الہی ہونیکا صاف و صریح بیان معلوم کرے۔ جس کو کوئی یا کسی ملک کا انسان صرف اپنی عقل۔ دانائی اور حکمت سے نہیں جان سکتا۔ اور نہ معلوم کر سکتا ہے۔ جس میں عالم و جاہل بڈھے و جوان۔ طاقتور و کمزور۔ مرد و عورت سب کے لئے یکساں تعلیم ہو۔ تاکہ سب اس پر ایمان لاکر اس کے وسیلہ ابدی ولاثانی خوشی کو حاصل کر سکیں پس وہ خدا کی کتاب تمام دنیا میں صرف **انجیل مقدس** ہے۔ کوئی دوسری نہیں۔ جو خیالات علوم دنیاوی سے جو روز بروز ترقی پذیر ہیں مطلق مبرا۔ اور بے تبدیل مرضی الہی سے پر ہے جس میں لکھا ہے "اس کی (خدا کی) مرضی یہہ ہے کہ ہر ایک جو بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لاوے ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اور کہ میں اُسے آخر دن اُٹھاؤں گا" یوحنا ۶: ۴۰ :۔

راقم

بہادر مسیح۔ منادی جہجر

مریض۔ اور معالج

جناب اڈیٹر صاحب مضمون ذیل ارسال خدمت ہے۔ اس کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر بندہ کو ممنون و مشکور فرماویں +

ناظرین نور افشاں پر واضح ہو۔ کہ میرا پیشہ طبابت ہے۔ اور اکثر اوقات مہلک امراض میں مبتلا مریضوں کے دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا ہے :۔ مریض کی حالت بیکسی اور لاچاری کی ہوتی ہے۔ اور سب لوگ بخوبی واقف ہیں۔ کہ جب مریض کسی خوفناک مرض کے باعث بالکل ناطاقت ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنے روزمرہ کے کاروبار کو جاری نہیں رکھ سکتا :۔ اور اس سبب سے۔ کہ اُس کا کاروبار مجبوراً چھوٹ جاتا ہے۔ تو وہ وسایل کہ جن سے اُس کی۔ اور اُس کے لواحقین کی پرورش ہوتی تھی جاتے رہتے ہیں :۔ وہ چارپائی کو اپنا ہمراز سمجھتا ہے۔ دوست دشمن۔ اور اپنے بیگانے ہو جاتے ہیں۔ اور مطلب براری نہونے کے باعث مُنہہ موڑتی ہیں۔ حتیٰ کہ اُس کے سامنے سے گذرنا بھی بُرا سمجھتے ہیں :۔ اُس کا حال بسبب بیماری کے ابتر ہو جاتا ہے جسمانی کمزوری کے باعث قوا کمزور ہو جاتے ہیں۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ غرضیکہ اُس کے اعضا بھی جواب دینے لگتے ہیں۔ وہ درد کے مارے ہائے وائے کرتا ہے۔ اور ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے :۔ اب ایسی حالت زار میں مریض کس بات کا خواہاں ہے؟ کیا دولت عزت و حشمت کا۔ یا اچھے اچھے کھانوں اور عمدہ پوشاک کا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اُس مریض کی دلی تمنا یہہ ہوتی ہے۔ کہ اُس کو کوئی ایک مہربان اور رحمدل طبیب ملے۔ جو اُس کی بیماری کی بخوبی تشخیص کرے۔ اور مناسب و مؤثر ادویات تجویز کر کے اُس کی بیماری کا علاج کرے اور ساتھ ہی پوری ہدایت کرے۔ کہ اُس کو کن کن باتوں سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ تاکہ دوبارہ وہ اس مہلک مرض میں مبتلا نہ ہو جائے :۔

یاد رہے۔ کہ بعض مریض ایسے افلاس اور ناداری کی حالت میں ہوتے ہیں۔ کہ جن کے پاس نان شبینہ بھی نہیں ہوتی۔ اور حکیم کی نذر ایک حبہ بھی نہیں کر سکتے :۔ اس حالت میں ایک ایسے رحمدل اور فیاض حکیم کی ضرورت ہے۔ جو نہ صرف مریض سے اپنی نذر ہی نہ لے۔ بلکہ دوا بھی مفت میں عنایت کرے۔ اور علاج ایسا ٹھیک اور کارگر ہو کہ جس سے مرض لاحقہ نہ صرف رک جاوے۔ بلکہ بیخ و بن سے جاتا رہے :۔ مثال ذیل سے یہہ بات سمجھ میں آسکتی ہے :۔ مثلاً ایک شخص کو ہڈی میں Necrosis نکروسس تھا۔ اور وہ اپنے علاج کے واسطے ایک معمولی حکیم کے پاس گیا۔ جس نے ایک معمولی مرہم دیکر اُس کو کہا۔ کہ فلاں فلاں بات سے پرہیز کرنے سے تم کو یہہ مرض نہیں ہوگا :۔ اس سے مریض کو کچھ فائدہ نہوا۔ بلکہ اُس کی حالت روز بروز ابتر ہوتی گئی :۔ ایسا ہی کئی ایک حکیموں کے پاس جا کر علاج کروانے۔ اور صحت نہ پانے سے وہ مایوس ہو گیا :۔

اتفاقاً ایسی بیکسی اور بے بسی کی حالت میں ایک دوست نے اُس کو ایک ایسے حکیم کی خبر دی۔ کہ جس کے حکیم حاذق ہونے کی شہادت میں بڑے بڑے معتبر آدمیوں کی گواہیاں موجود تھیں :۔ یہہ سنکر وہ مریض فوراً اُس حکیم کے در دولت پر جا پہنچا۔ جس نے بڑی محبت سے اُس کو اپنے پاس بلایا۔ اور مریض کی حالت کو دیکھ کر قبل اس کے کہ وہ کچھ زبان سے کہے۔ اُس کے دلی منشا کو دریافت کر کے کہ وہ صحت پانے کا نہایت مشتاق اور خواہاں ہے۔ فوراً اُس کا علاج شروع کر دیا :۔ پہلے اُس کی گلی ہوئی ہڈی کو شگاف دیکر نکال ڈالا۔ اور پھر مناسب ادویات سے ڈریس کر کے اور مفرح دوا پلا کر ہدایت کی۔ کہ آیندہ کو پرہیز کرنا۔ اور فلاں فلاں ہدایت پر چلنا۔ تاکہ پھر یہہ مرض تم کو نہ ہو جائے :۔ اس علاج کامل سے مریض فوراً شفایاب ہو گیا :۔

اب آپ کو معلوم ہو گیا۔ کہ ایسے بیکس مریض کو کیسے حکیم کی ضرورت ہے۔ اور جب اُس کو وہ حکیم مل جاوے تو وہ کیسا خوش ہوگا :۔ اے ناظرین نور افشاں میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ کی توجہ ایک خاص مریض اور اُس کے

معالجہ کی طرف لگاؤں۔ اور ساتھ ہی مرض کا پورا بیان کروں۔ کہ جس سے بخوبی سمجھ میں آجائے۔ کہ وہ مریض در حقیقت جس کی حالت جسمانی مریض سے زیادہ تر خوفناک اور ابتر ہو کون ہے۔ اور معالج جو اعلیٰ درجہ کا حکیم اور شفیق ہے کون ہے۔ اور علاج اس مرض مہلک اور جانکاہ کا۔ کہ جس سے روح و بدن دونوں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اب ان مذکورہ بالا باتوں کا مفصل بیان ہدیہ ناظرین کرتا ہوں +

باقی آیندہ

آپکا مسیح میں بھائی ڈاکٹر سنت سنگہ از کھنہ۔

کتاب

دین حق کی تحقیق

اور

اُس کا تردیدی رسالہ

پیشتر و بعد غدر ۱۸۵۷ء ہر دو مذاہب یعنے اہل ہنود و اہل اسلام کے مذہبی کتابی۔ اور روایتی خیالات اور اصول ہر کتب ربانی بیبل کے ساتھ بذریعہ بحث و مقابلہ کرنیکے بعض کتابیں ہندی و اردو میں تصنیف ہو کر طبع ہوئیں۔ جو اب تک مشہور و معروف ہیں۔ منجملہ اُن کے ایک کتاب دین حق کی تحقیق ہے۔ جس میں تینوں مذاہب۔ یعنے دین ہنود۔ دین اسلام۔ اور مذہب مسیحی کا مقابلہ ایک جلد میں قلمبند کیا گیا۔ جس کو بنارس کے پادری لیوپولٹ اور پادری سمتھ صاحبان نے تصنیف کیا۔ اور اول مرتبہ ۱۸۵۸ء میں مرزا پور مشن پریس سے اردو ہندی ٹایپ میں طبع ہو کر شایع ہوئی اور اب تک پانچ یا چھہ مرتبے اُردو و ہندی میں لدیانہ و الہ آباد مشن پریسوں میں طبع ہو چکی ہے۔ جس کو پنڈت لیکھہ رام صاحب آریہ مسافر اس کے تردیدی رسالہ موسومہ "سچی دہرم کی شہادت" کے دیباچہ میں ۱۸۶۲ء کی لکھی ہوئی خیال کرتے ہیں +

پنڈت صاحب نے رسالہ مذکور میں جو کچھ جوابات اور بائیبل مقدس پر اپنے خیالی اعتراضات پیش کئے ہیں سب وہی ردّی و فضول باتیں ہیں۔ جو اکثر آریہ صاحبان بازاروں میں پیش کیا کرتے ہیں۔ اور جن کے جوابات قابل تسکین اکثر مسیحیوں کے طرف سے دئے گئے۔ اور نہ صرف جوابات ہی دئے گئے بلکہ کلام مقدس بیبل کے ترجمے اکثر زبانوں میں ہر جگہہ موجود ہیں جن میں ہر جگہہ ہر کوئی مطالعہ کر کے اپنی تسکین کلی حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی اپنی آنکھوں پر پٹی باندھکر ڈہائی چاول کی کھچڑی روز پکاتا رہے تو اُسے اختیار ہے۔ مگر سیری محال ہے۔ یہ بھی امید معلوم نہیں ہوتی۔ کہ کوئی مسیحی ایسی فضول باتوں پر خیال کر کے اپنا قیمتی وقت فضول اور بے مطلب صرف کریگا۔ تاہم پنڈت صاحب کی بعض غلطیوں کو معہ مختصر ریمارکس کے ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو لطور گفتگو مابین پنڈت و عیسائی کے درج ذیل ہیں۔

چنانچہ پنڈت صاحب رسالۂ مذکور کے صفحہ ۴ میں تحریر کرتے ہیں "وید مقدس چار ہیں۔ رگ۔ یجر۔ شام۔ اتھروید۔ یہ تینک ہمارے دہرم کی ہیں۔ جن کو آریہ لوگ ابتدائی آفرینش سے آج تک الہامی مانتے آئے ہیں انہیں کتابوں پے پادری صاحب کو اعتراض کرنا واجب تھا۔ مگر بلا سوچے سمجھے اندھا دہند کارروائی شروع کر دی"

عیسائی جواب۔ اے جناب اندھا دہند نہیں بلکہ سوچ سمجھکر مقلدان ویدوں کے خیالوں کی صفائی کے لئے کتاب مذکور کو تصنیف کیا۔ کیونکہ جس وقت اور جس جگہہ یعنے بنارس میں جو ہندو مذہب کا دار العلوم کہلاتا ہے یہہ کتاب لکھی گئی۔ اس وقت نہ صرف وہاں کے پنڈت و مولوی صاحبان بلکہ کل ہندوستان میں ہر دو مذاہب کے اہل مذہب بائبلات و کتب مندرجہ دین حق کی تحقیق کے بدل معتقد و مقلد تھے۔ ایسا کہ ایک بھی اُن کے خلاف نہ تھا۔ اور اگر نظر انصاف سے غور کیا جائے۔ تو اسی کتاب دین حق کی تحقیق نے مقلدان ہر دو مذاہب کے خیالوں کو ان کی مذہبی صفائی کی طرف بہت کچھ مائل کر دیا۔ کیونکہ اُس کے تصنیف ہونے کے بعد ہر دو مذاہب میں بعض ریفارمر ظاہر۔ اور بعض سوسائٹیاں۔ سماجیں اور انجمنیں قایم ہونے لگیں چنانچہ اول کیشب چندر سین صاحب نے کلکتہ میں برہم سماج قایم کی۔ آنکے بعد سید احمد خان ظاہر ہوئے جنہوں نے نیچری محمدیت پھیلائی۔ پھر دیانند سرسوتی آٹھے جنہوں نے آریہ سماج قایم کی۔ جس کے پیرو پنڈت صاحب ہیں۔ ان کے بعد اگنی ہوتری صاحب نے ایک نرالا ڈھنگ ایجاد کیا۔ علی ہذالقیاس سب کے بعد سناتن دہرمیوں نے بھی دم بھرا۔ جو اپنی پرانی قدیم باتوں کو پھر بدستور قایم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ پس مناسب تو یہہ تھا۔ کہ اس کتاب اور اُس کے مصنفوں کی کوشش و محنت کے لئے منصف مزاجی سے شکر گذار ہوتے۔ مگر جو کچھ اُن کے خلاف کہہ رہے یا لکھہ رہے ظاہر ہے حقیقتاً انصاف یہی ہے +

پھر پنڈت صاحب صفحہ ۱۰ سے ۱۲ تک۔ ہندوؤں کے معبودوں برہما۔ وشن۔ اور مہیش کے حالات خلاف پاکیزگی مندرجہ کتاب دین حق کی تحقیق دیکھہ کر جو اُن کے معتقد ہندوؤں کی بعض کتابوں کے موافق اس میں تحریر کئے گئے (اول تو پنڈت صاحب ہندوؤں کی ان کتابوں کے مطلق منکر ہوتے ہیں کیونکہ سوائے اِس کے اور چارہ کیا تھا) اُن کے قصوروں کو بعض نبیوں کے قصوروں مندرجہ بائبل سے تشبیہہ دیکر ہموزن کرنے

۔ دیانند سرسوتی نے ۱۸۶۸ء کے قریب اُپدیش کا کام شروع کیا اور اسوقت سے دیانندی آریہ ظاہر ہوئے +

کی کوشش کرتے ہیں۔ ورنہ صرف اسی جگہہ بلکہ اکثر جگہہ اپنے رسالہ میں ایسے ہی بیانات کوشش کرکے الزامی جوابات دیتے ہیں جو محض فضول ہیں*

جواب۔ تعجب ہے پنڈت صاحب نے ناحق اس قدر سردردی اختیار کی۔ بھلا کب کسی عیسائی نے کسی نبی کو اپنا معبود یا شفیع قرار دیکر اس کے قصوروں یا خطاؤں سے اس کو معصوم ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جیسا پنڈت صاحب اپنے دیوتوں کے لئے کرتے ہیں؟ جس حال کہ بائبل مقدس بے طرفداری خود شاہد ہے۔ جس میں نہ صرف بعض نبیوں کے قصوروں یا خطاؤں بلکہ اُن کی تنبیہہ کا بھی ذکر مذکور ہے۔ کیونکہ نبی اور ہم ایک ہی نسل انسان سے ہیں۔ اور ہم سب کو اپنے قصوروں اور خطاؤں کے سبب ایک کامل اور پاکیزہ شفیع کی ضرورت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں نبیوں کی معرفت ظاہر و آشکار کیا۔ پس وہ شفیع صرف خداوند **یسوع مسیح** ہے۔ جو خدا بصورت انسان تمام بنی آدم کا شفیع ظاہر ہوا (فلپیوں ۲: ۵ سے ۱۱ تک) جسکی پاکیزگی کی شہادت نہ صرف انجیل۔ بلکہ قرآن بر ملا ظاہر کر رہا ہے۔ ذرا پنڈت صاحب اپنی آنکھوں کو کھولیں اور دیکھیں*

پھر صفحہ ۱۳ میں پنڈت صاحب رامچندر کی بابت تحریر کرتے ہیں۔ کہ "ان تین دیوتاؤں کے بارہ میں کفایت نکر کے رامچندر پر الزام لگایا ہے۔ کہ اُس نے راون برہمن کو مارا اور اپنی عورت کو جو راون کے گھر میں داخل ہوئی تھی پھر قبول کیا۔ اور لوگوں نے اُس کو اشد یعنے ناپاک ٹھہرایا"؟

جواب۔ جناب پادری صاحب نے ہندوؤں کے خداؤں اور اوتاروں پر کوئی الزام اپنی طرف سے نہیں لگایا۔ جیسا اوپر مذکور ہوا۔ بلکہ اُن کے معتقد ہندؤں کی کتابوں سے شہادتیں پیش کی ہیں جن میں ان کے وہ حالات درج ہیں۔ جس طرح اجودھیا کے لوگوں کی شہادت بحوالہ بالمیک کی رامائن رامچندر کی نسبت یہاں پیش کرتے ہیں جنہوں نے ان کو اشدہ (ناپاک) ٹھہرایا*

خلاصہ جواب پنڈت صاحب مندرجہ صفحہ ۱۳

پنڈت "اول تو رامچندر انسان تھا"؟

جواب۔ بیشک رامچندر انسان تھا۔ جس کو ہندو نادانی سے پرمیشور کا اوتار خیال کر رہے ہیں۔ اور پنڈت صاحب بھی گو بظاہر اُس کو انسان کہہ رہے ہیں۔ مگر دیکھئے انسانی خاصہ کے خلاف اُس کی فضیلت بھی بدرجہ کمال ظاہر کرنیکی کسقدر کوشش کر رہے ہیں جو امر محال ہے*

پنڈت "اُس کی بہادری کی طرف دیکھکر عیسائیوں کو چاہئے کہ اسکو بمنزلہ ایک سچے نبی کے سمجھیں"

جواب۔ رامچندر رئیس راجوں کی بہادری تو ضرور ظاہر ہوئی۔ مگر کلام خدا انجیل مقدس سے سچے نبی کے یہہ دو کام ظاہر ہیں۔ اول خدا کے احکام و اس کی مرضی کو بذریعہ الہام لوگوں پر ظاہر کرنا۔ دوم اس کام کو بذریعہ خدا کی قدرت معجزوں سے ثابت کر دکھانا۔ مگر رامچندر میں ان دونوں میں سے ایک کام بھی ظاہر نہوا۔ اول الذکر تو درکنار موخر الذکر میں بھی اپنے بھائی لکشمن کے تیر کا زخم لگنے سے رونے و چیخنے لگے جب تک کہ ایک حکیم نے آکر اُس کو چنگا نہ کیا؛ بھلا اس طرح کوئی نبی تسلیم کیا جاتا ہے؟*

پنڈت "آج دنیا کے مہذب اور عالم قوم ایک میل کے دریا پر پل بنانا بڑی مشکل سمجھتی ہے اور وہ بھی برس دو برس کے بعد گر پڑتا ہے۔ اس مرد میدان نے ۲۵ کوس سمندر پر پل باندہ کر لنکا میں بڑی بھاری لڑائی لڑکر فتح پائی"*

جواب۔ صرف پل وغیرہ پر کیا موقوف ہے۔ دنیا دی عقل و دانائی کے انسانی کل کام ناپائیدار کہلاتے ہیں۔ مگر چونکہ پنڈت صاحب آریہ ایک مسافر ہیں اس پل پر سے ضرور گذرے ہونگے جس کو اُن کے شاعروں نے راون کے دشمن سگریو بانسھا اور مہاراج کے ساتھ بندروں کی فوج کے موافق پل کا بھی بیان کر دیا ہے۔ جو صرف پہاڑ کی چٹانیں ہیں جیسی بعض دوسری جگہہ بھی سمندروں میں چھوٹی بڑی نمودار ہیں*

پنڈت "وہ اپنی پاکدامن عورت کو فتح کرکے گھر میں لایا تو اس میں اس کو الزام کیا آیا"؟

جواب۔ جناب اس الزام کا جواب تو اجودھیا کے لوگوں سے۔ جنہوں نے رام کو راون برہمن کے مارڈالنے۔ اور اپنی عورت کو جو راون کے گھر میں داخل ہوگئی تھی پھر قبول کرنے سے ایسا ناپاک (اشدھ) ٹھہرایا۔ کہ اس کے ساتھ کھانا پینا بھی ترک کیا۔ رامچندر جی سے جنہوں نے بعد میں اپنی عورت کو تیاگ دیا۔ پوچھنا چاہئے تھا۔ یا اپنے بھائی ہندو صاحبان سے دریافت کرتے جو ہر سال رام لیلا کا تماشا دکھا کر رام کی ہجو ظاہر کیا کرتے ہیں کہ راون اس کی عورت کو لے کر بھاگ گیا۔ اور رامچندر نے راون کا خانہ خراب کر دیا۔ جو ہونا تھا سو ہو چکا اب سال بسال ان کا خاکہ اڑانے سے کیا حاصل؟

پنڈت "اے تعصب تیرا خانہ خراب ہو تجھے انصاف سے عداوت ہے افسوس کہ پادری لوگ آنکھ کے اندھے نام نین سکھ اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر بائبل کو نہیں دیکھتے"

جواب۔ غنیمت ہے پنڈت صاحب نے انہی الفاظ پر اکتفا کی۔ ورنہ پادری صاحبان مصنف کتاب ہذا کو ناستک اکافر کے لقب سے بھی ملقب کرتے۔ تو وہ بھی ان کے ایمان کا ایک حصہ تھا۔ چنانچہ دہرم شاستر منو میں لکھا ہے "جو شخص وید کے احکام کو بذریعہ علم منطق غلط سمجھکر وید و شاستر کی توہین کرتا ہے وہ ناستک۔ یعنے کافر ہے" الخ ادھیا ۲ اشلوک ۱۱۔ مگر پنڈت صاحب کو اس قدر غور کرنا چاہئے تھا کہ اگر خدام دین آنکھ کے اندھے۔ تعصب سے پر انصاف سے عداوت رکھنے والے ہوتے۔ تو نہ معلوم ان کو اس قدر کہنا اور لکھنا کس طرح سوجھتا اور نصیب ہوتا۔ ذرا اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر خیال تو فرماویں*

پنڈت "سیتا جی تو مجبوراً راون کے گھر میں چلی گئی مگر مریم تو خوشی سے ذکریا کے گھر میں چلی گئی تھی اور وہاں سے حاملہ بھی ہو آئی تھی"*

جواب - معلوم ہوتا ہے انصاف پنڈت صاحب سے کوسوں دور بھاگ گیا - ورنہ پورے بیان سے اس قدر تو ضرور ظاہر کرتے - کہ انجیل میں خدا کی قدرت سے مریم کا حاملہ ہونا لکھا ہے - مگر ہمارے گیان میں نہیں سماتا ؞

پنڈت "اور پاکیزگی کی شہادت بھی یہودی خوب دیتے ہیں"

جواب - مگر تعجب ہے پنڈت صاحب نے کوئی شہادت کتابی پیش کیوں نہ کی - شاید بھول گئے ہوں گے ؞

پنڈت - "پھر یوسف نے گھر میں رکھ لی تھی"

جواب - یوسف کیوں نہ رکھتا - کیونکہ وہ ایمان کے ذریعہ خدا کی قدرت اور اُس کے فرمان کا قایل تھا - جس کے حوالہ میں پنڈت صاحب انجیل لوقا سے حرف ۱/۵۶ آیت درج کرتے ہیں ؞

ناظرین ذرا آریہ پنڈت صاحب کی اس بھاری تحقیق اعلیٰ لیاقت - اور منصف مزاجی پر خیال فرمائیے - اور انجیل مذکور کے باب اول کی آیت ۲۶ سے ۵۶ تک بغور مطالعہ کرکے پنڈت صاحب کی دلی حالت - اور باقی کتاب کی صداقت پرکھ لیجئے ؞ یہہ تو ظاہر ہے - کہ پنڈت صاحب قدرت الٰہی کے منکر ہیں - مگر مبارک کنواری مریم کی پاکیزگی کے خلاف آجتک نہ کوئی یہودی - نہ کوئی محمدی ایک حرف بھی پیش کرسکا - شاید پنڈت صاحب نے انجیل مقدس کو اپنی کتب مذہبی کے موافق خیال کرلیا ہو جن کی صداقت بہت کچھ صرف اپنی زبانی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو امر محال ہے - مگر انجیل مقدس اس وقت دنیا کی ۳۰۰ زبانوں میں ترجمہ ہوکر تمام دنیا میں پھیلی ہوئی اپنے اثبات صداقت روز روشن آفتاب کے مانند خود چمکا رہی ہے ؞

پھر صفحہ ۱۴ میں پنڈت صاحب کرشن جی کی بابت تحریر فرماتے ہیں "پھر معترض کرشن جی کی بابت لکھتا ہے - کہ بھاگوت پران کی رو سے گوپیوں کے ساتھ بدفعلی کرنا اس کا ظاہر ہوتا ہے - اور یہہ لکھا ہے - کہ گوبند نے گوپیوں کے مزے کا امرت پایا - ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے - کہ ہندوؤں کے دین کی رو سے خدا پاک نہیں - جس کے جواب میں پنڈت صاحب اپنے وہی خیالی الزامی جوابات جن کو انہوں نے لاجواب خیال کر رکھا ہے پیش کرکے کرشن جی کی سوانح عمری کو بائبل مندرجہ کے بعض نبیوں کے قصوروں کے ساتھ ہموزن کرنے کی بیجا کوشش کرتے ہیں - جن کا جواب اوپر مذکور ہو چکا ؞

جواب - کرشن مہاراج کی سوانح عمری مندرجہ بھاگوت کا مقابلہ جن کو لوگ پورن برہم کا اوتار خیال کر رہے ہیں پادری صاحب نے کسی نبی کے قصور مندرجہ بائبل کے ساتھ ہموزن کرنے کی کوشش نہیں کی ہے - بلکہ خداوند یسوع مسیح شفیع و منجی جہان کی زندگی مندرجہ انجیل مقدس سے ظاہر کیا ہے - جو امر نہایت ضروری اور قابل غور و فکر ہے -

پھر صفحہ ۱۵ میں پنڈت صاحب کرشن جی کی فضیلت یوں تحریر کرتے ہیں "ای پادری صاحب ذرا سوچ کر اعتراض کیا کرو - کرشن جیسے مہاراج جو نہایت عالم باعمل نیک سیرت - نیک بخت - جوانمرد انسان تھے انکو ملزم ٹھہراتے ہو - اور سند بھاگوت کی لاتے ہو جو بالکل بے سند کتاب ہے ؞

جواب - پادری صاحب کا کیا قصور جبکہ پنڈت صاحب کے مہاتما لوگوں کی سوانح عمریاں اُن کے معتقد ہندوؤں کی کتابوں میں اسی طرح درج ہوں ؞ بیان اول پادری صاحب صفحہ ۱۴ کا تو کرشن مہاراج کی سوانح عمری مندرجہ بھاگوت کا ٹھیک ٹھیک خلاصہ ہے - جس کو پنڈت صاحب تسلیم کریں یا نہ کریں - اُن کے معتقد جب تک ہندو نام قوم - اور بھاگوت نام کتاب موجود ہیں تب تک ضرور مانتے ہی رہینگے - مگر بیان دوم پنڈت صاحب مندرجہ صفحہ ۱۵ کا معلوم نہیں - کس کتاب کا انتخاب ہے - شاید کتاب گیتا سے خیال کیا ہو - جس کی بابت پنڈت صاحب بڑے فخر سے صفحہ مذکور میں تحریر کرتے ہیں ؞

پنڈت - "جس شخص نے بلا تعصب دل سے گیتا کا مطالعہ کیا ہے وہ کرشن جی کی روحانی تاثیر کا قایل ہو سکتا ہے"

جواب - نہ صرف پنڈت صاحب بلکہ کل اہل ہنود گیتا کتاب کو ایک اعلیٰ درجہ کی روحانی تعلیم خیال کرکے اسپر نازاں ہیں - جس کو کرشن مہاراج نے ارجن کو جنگ و جدل - کشت و خون کرنے کی ترغیب میں بیان کیا - پس کتاب مذکور سے کرشن مہاراج کا اوصاف مذکورہ بالا الفاظ پنڈت صاحب سے موصوف ہونا اس طرح ثابت ہے - کہ جب ارجن دیا - (رحم) کے باعث آبدیدہ ہوا کہ یہاں سب میرے مرشد و بزرگ و بھائی چچا و خسر پورہ اور مصاحب موجود ہیں - گو یہہ مجھے قتل کریں میں اُن کا قتل روا نہیں رکھتا - اور یقین کرو - کہ مجھے تریلوکی کی سلطنت کی خواہش نہیں - پس اس مختصر سلطنت کے واسطے کیا تمنا کروں" (ادھیا ۱ اشلوک ۳۴ و ۳۵) "پس مجھے بزرگان عالی ہمت کے بلا قتل اگر گداگری بھی نصیب ہو تو بہتر ہے - الّا با امید حصول زر قتل بزرگان روا ہے" (ادھیا ۲ - اشلوک ۵) جس پر کرشن مہاراج نے فرمایا "اے ارجن یہہ غفلت و نامردی اس آفت کے وقت تم کو کہاں سے پیدا ہوئی - جس کو اختیار کرنے سے سورگ و کرت دونوں جاتے ہیں - اور بدنامی حاصل ہو ؞ پس اے شخص نامردی بہتر نہیں اس طرح دل چھوٹا کرنا نہایت ذلیل چیز ہے دور کر اور کھڑا ہو" (ادھیا ۲ اشلوک ۲ و ۳) "اے ارجن اب جنگ کا فاعل مجھے خیال کر اور اپنے دل کو متعلق القلوب کے تابع جانکر اور بغیر تمنا اور بیدار خودی غم شکست و فتح کو دل سے دور کر کر آمادہ جنگ ہو جانا ہی بہتر ہے" (ادھیا ۳ - اشلوک ۳۰) پس اس گفتگو پر کرشن مہاراج نے ارجن کے آبدیدہ و افسردہ خیال کو زایل کرنے کے لئے روح کا غیر فانی ولازوال ہونا اس طرح ثابت کیا کہ "روح ہر جسم میں بے زوال اور لایق مارے جانے کے نہیں ہے - اس لئے ہر ذی روح

کا افسوس کرنا واجب ولایق نہیں ہے (ادھیاء ۲ اشلوک ۳۰) اور بذریعہ تناسخ (آواگون) یعنے روح کا بطور پرانے کپڑے اُتار کر اور نئے پہنکر اس دنیا میں اس کا چکر کھانا ثابت کیا (ادھیاء ۲ اشلوک ۱۳ سے ۲۸ تک) جسکی قید سے چھوٹنے کے لئے اعلیٰ درجہ جوگ کرم کی تعلیم بیان کی۔ کہ جس کے ذریعہ "جوگی (یوگی) دنیا کے تمام قیود سے آزاد ہو کر اور بے نیازی حاصل کرکے پرمیشور میں وصل ہو جاتا ہے۔ یعنی نورِ حقیقی کو پہنچکر خود بھی منور ہو جاتا ہے" وغیرہ وغیرہ (ادھیاء ۲ اشلوک ۱۰ سے ۱۵ تک)

مگر جائے تعجب ہے کہ ان مذکورہ بالا ہر دو باتوں* کا ثبوت سوائے زبانی جمع خرچ کے آجتک نہ کچھ حاصل ہوا اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہہ صرف خیالی باتیں۔ اور بے کنار دریا میں غوطہ مارنا ہے ؛

پس اس خلاصہ کتاب مذکور سے ناظرین کرشن مہاراج کی روحانی تاثیر کے جس قدر قایل ہو سکتے ہیں ظاہر ہے ورنہ کتاب مذکور کا خود مطالعہ فرمائیے۔ کیونکہ یہہ کتاب آریہ صاحبان کے ویدوں کے موافق پوشیدہ نہیں ہے۔ جن کی نسبت وہ بیان کرتے رہتے ہیں کہ "ویدوں کا ترجمہ ہونا لامحال و دشوار ہے" وغیرہ وغیرہ ۔ ورنہ اس قدر تعریفوں کا موقع کب کیونکہ جو کچھ ان میں موجود ہے اس سے بہتوں کو کماحقہ واقفیت حاصل ہے ؛

دوستو ہر دانا و ہشیار آدمی اول ہر کام و کلام کی بنیاد پر خیال کرتا۔ اور بعد میں اس کے نتیجہ کو پرکھتا ہے۔ مگر جہاں تعصب نے آنکھیں بند کر رکھیں وہاں سوجھے کیا خاک ؛

الغرض پنڈت صاحب نے ہندوؤں کے معبود یعنے برہما۔ وشن۔ مہیش اور رام و کرشن جن کو وہ اپنے رسالہ میں دیوتا یا مہاتما پکار رہے ہیں صفاتِ خدا یعنے پاکیزگی عدالت رحیمی۔ عالم الغیبی۔ ہمہ دانی اور قدوسیت نہ پاکر ان کے حالات مندرجہ کتب ہنود کو رد کیا ہندوؤں کے خیال کے خلاف اُن کو صرف انسان قرار دیا۔ لیکن پھر بھی اُن کے قصوروں کو بعض نبیوں کے قصوروں مندرجہ بیبل کا حوالہ دیکر اُن سے ہموزن کرنیکی کوشش کی مگر کسی طرح کامیابی حاصل ہوتی نہ دیکھی۔ تو آخر کار انجیل مقدس سے ان چند صفات خدا کو رد کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر انجیل میں اُن کے خیال کے موافق رکھا کیا تھا۔ ایک دو باتیں مثلاً خداوند یسوع مسیح کی مصلوبی وغیرہ کا ذکر کرکے لاچار ہو پھر نبیوں کی طرف رخ کیا اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے یشعیاہ نبی کی کتاب تین باب کی ۱۷ آیت کے آخر حصہ پر خیال جا جایا کہ "خدا بھی عورتوں کی اندام نہانی کھلاڑیگا" اور صفحہ ۲۹ میں تحریر فرما دیا۔ "البتہ لفظ قدوس انجیل میں ہے مگر اس کی قدوسیت ظاہر نہیں ہوئی۔ کیا عورتوں کی اندام نہانی اکھاڑنا قدوسیت" وغیرہ وغیرہ ؛

جواب ؛ ایک مثل مشہور ہے "آنکھوں کے سامنے ناک نہو تو سوجھے کیا خاک" ؛ پنڈت صاحب اپنے دیوتاؤں سے عاجز ہو کر خدا تعالیٰ پر بھی الزام لگانے لگے۔ جس کا جواب انجیل مقدس سے صرف اسقدر دینا کافی ہے کہ "زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک ہے" عبرانیوں ۱۰ ۳۱۔ مگر چونکہ پنڈت صاحب اس جواب کی حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتے ہیں۔ لہذا چند الفاظ بطور جواب پنڈت صاحب اور اُنکے ہم خیال لوگوں کے پرخطر حال کو ظاہر کرنے کے لئے لکھنے ضروری معلوم ہوتے ہیں ؛

پنڈت صاحب جس آیت کا صرف آخری حصہ اپنے مطلب برآری کے لئے درج کرتے ہیں اُس کا پورا مضمون یہہ ہے "اس لئے خداوند صیہون کی بیٹیوں کی چاندیوں کو گنجی کروائے گا اور ان کی اندام نہانی کو اُکھاڑے گا" ؛

خداوند نے اپنے کلام مقدس سے نیک انسانوں کی نیکی اور بدوں کی بدی کا نتیجہ اپنے نبیوں کی معرفت بلا رو رعایت ظاہر کرتا ہے۔ تاکہ کل انسان اُن کے مندرجہ نمونوں کو دیکھکر اور خدا کی عدالت و صداقت سے کماحقہ واقف ہو کر اس کے سچے طالب اور فرمانبردار بن جاویں ؛

آیت مذکور کے اوپر کی آیتوں اور خصوصاً ۱۶ آیت میں صیہون کی بیٹیوں یعنے یہوداہ کی عورتوں پر بڑی ملامت کی گئی ہے کہ وہ شوخی سے پھولی ہوئی اور گھمنڈ سے بھری اور کسی کا لحاظ نہیں کرتی ہیں۔ اس لئے خداوند اپنے نبی کی معرفت انہیں ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس شیخی و نالائقی کے بدلے میں اُن کو پوری سزا ملیگی۔ یعنے دشمن اُن کے ملک پر آکے مسلط ہونگے۔ اور کسی پر رحم نکریں گے۔ اور نہ کسی کی عزت کا لحاظ کریں گے۔ بلکہ عورتوں کو اپنے کام میں لائینگے۔ اور حد درجہ کی بے عزتی روا رکھیں گے۔ اور یہہ عبرتاً کہا گیا تاکہ وہ اپنے گھمنڈ سے توبہ کرکے باز آئیں اور بچ جائیں۔

اسی طرح یشعیاہ ۴۷: ۱-۳ تک بابل کی شیخی باز عورتوں پر بھی وہی فتویٰ دیا گیا ہے جو حسب سابق میں یہوداہ کی بیٹیوں کے لئے مذکور ہے۔ یعنے یہہ حال ان سبھوں کا ہوگا جو خداوند سے نہ ڈرینگی۔ اور گھمنڈ سے پھولیں گی۔ اور دیکھو بھی یرمیاہ ۱۳: ۱۸-۲۲ تک نحوم ۳: ۱ سے ۵ تک ؛

پس آیت مذکور کے الفاظ سے یہہ مراد نہیں ہے کہ خداوند خود اُن کی چاندیوں کو لاٹھی یا جوتا مار کر گنجا کریگا یا ان کی اندام نہانی کو اکھاڑیگا۔ بلکہ یہہ کہ اسکا قہر غیر لوگوں کے ذریعہ اُن پر آوے گا جو ان کی خطاؤں کے سبب ان سے ایسا سلوک کریں گے پس نبی کے یہہ عبرت انگیز کلمات نہ صرف اُن عورتوں کے لئے۔ بلکہ ہر ایک کے لئے جو اپنی شرارت و شوخی پر پھولتا ہے عبرت انگیز ہیں ؛

اب اور زیادہ کیا تحریر کروں باقی کل رسالہ جو ۵۴ صفحوں پر ختم کیا گیا ہے ایسے ہی فضول جوابوں اور اعتراضوں سے بھرا ہوا ہے۔ کہ جسکی حقیقت کو ایک ادنیٰ لیاقت کا عیسائی بھی بخوبی جان سکتا ہے ؛

* آواگون اور کرم جوگ

اے آریہ صاحبان اپنی زبانی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ویدوں کا ترجمہ کرکے عام کے سامنے پیش کرو جس طرح انجیل مقدس ہر ایک کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اور تب سب لوگ خود ہی اُس کا فیصلہ کر لیں گے۔ ورنہ زبانی تعریفیں و تقریریں کب تک کامیاب ہوں گی صرف چند روز کی آڑ ہیں اور نہ صرف اس ملک۔ بلکہ کل دنیا پر خیال کرو۔ کہ خدا کے کلام مقدس کی روشنی کس قدر پھیلی اور پھیلتی جاتی ہے۔ جس کے ذریعہ اس کے کلام مقدس کی مندرجہ پیشینگوئی عنقریب پوری ہونے والی معلوم ہوتی ہے۔ کہ آفتاب کے طلوع سے اس کے غروب تک میرا نام قوموں کے درمیان بزرگ ہوگا۔ اور ہر کہیں میرے نام سے لوبان اور پاک ہدیہ گذرانا جائیگا۔ کہ میرا نام قوموں کے درمیان بزرگ ہوگا رب الافواج فرماتا ہے۔ ملاکی ۱: ۱۱۔ سارا جہان سراسر خداوند کا تذکرہ کریگا۔ اور اس کی طرف رجوع ہوگا اور سب قوموں کے گھرانے تیرے آگے سجدہ کریں گے۔ زبور ۲۲: ۲۷ ؛

راقم

بہادر مسیح - مناد از مقام جہجر

غلطی کی صحت

۱۸۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء کے پرچہ پیسہ اخبار کے ایڈیٹوریل کالم میں کوشش کی گئی تھی۔ کہ انگریز مصنفوں کی غلطیاں ثابت کرکے خلیفہ عمرؓ کے کتب خانہ سکندریہ کے جلانے کے واقعہ کو غلط قرار دیا جاوے۔ جیساکہ وہ امر خلاف واقع ایک اخبار نویس کی دیانت کو دھبہ لگانے والا تھا۔ ایسا ہی محمد دین صاحب طالب علم مشن کالج لاہور نے جو انگریزی مصنف۔ اور اُن کی تحقیقات واقعات کا ہیڈنگ قایم کرکے سعی کی ہے۔ کہ محمد صاحب کی تعلیم اور چلن سے چند واقعات کو باطل کرے۔ شرمناک کام ہے؛ لیکن افسوس ہے۔ کہ جیسے کوشش اڈیٹر کی بے فائدہ تھی۔ ایسے ہی اس طالب علم کی لاحاصل ہے؛ اگر انگریز اور فرانسیس مصنفوں کو علم عربی نہ تھا۔ اور انہوں نے غلط واقعات (فرضی) لکھ دیئے۔ تو ایک محمدی عالم (مولوی عماد الدین لاہز صاحب) کی تصنیفات کی بابت اُس کا۔ یا اور محمدیوں کا کیا جواب ہے؟ یہہ عالم مولوی ایسا جید عالم ہے۔ کہ مسیحی ہو کر صرف پادری کا درجہ ہی نہیں پایا۔ بلکہ ڈی ڈی (ڈاکٹر آف ڈیوینیٹی) کا خطاب حاصل کیا؛ وہ ہدایت المسلمین و تواریخ محمدی۔ و تعلیم محمدی وغیرہ کتابوں میں محمد صاحب کی نسبت محمدی عالموں کی کتابوں سے اقتباس کرکے کیا لکھتا ہے؟ بعینیہ وہی جو چودہویں صدی کے مصنف سر ڈبلیو وارڈ نگ (واشنگٹن) و والٹر سکاٹ و پال جنٹ (جن کا حوالہ صاحب مضمون نے دیا ہے) نے لکھا ہے؛ اگر اس محمدی عالم کی تصنیفات مذکورہ مطالعہ کرو۔ آنکھیں کھل جاویں۔ کہ جس اسلام اور اسلامی پیغمبر کو مان رہے ہو۔ اُسکا۔ اور اُس کی تعلیم کا کیا حال ہے؟ کیا وہ تعلیم اس لایق ہے۔ کہ اس روشنی کے زمانہ میں قایم رہ سکے؟ اگر ایسا ہوتا۔ تو ہرگز نیچری اپنے پناہ کے واسطے خلاف قرآن اپنا عقیدہ ظاہر نہ کرتے ؛

پال جنٹ نے محمد صاحب کا نکاح زید کی مطلقہ عورت سے اور متعہ وغیرہ کا حال پڑھ کر لکھا ہوگا۔ کہ محمدیوں میں زنا منع نہیں ہے۔ اس تعلیم کا مقابلہ ایک واقع انجیلی سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جو یہودیوں کو گنہگار ثابت کرنے کے واسطے تھا (کہ اس زانیہ پر وہ پہلے پتھر اُٹھاوے جس نے گناہ نہ کیا ہو۔) تاکہ وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرکے توبہ کریں۔ اور نجات دہندہ پر ایمان لاکر نجات حاصل کریں؛ بعدہ کے سعدی کی تعلیم کا ذکر کیا ہے (کجا راجہ بھوج کجا گنگا تیلی) بیشک اُسکی تصنیفات میں بعض عمدہ باتیں ہیں۔ مگر بغور پڑھیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جو اعلیٰ اخلاق ہے وہ بیبل میں سے لیا گیا ہے۔ اور باقی جو اُس کا اپنا۔ یا محمدی تعلیم میں سے ہے۔ اُس کا کچھ نہ پوچھو (مشتے نمونہ خروارے) وہ لکھتا ہے۔ کہ ''دروغ مصلحت آمیز۔ بہ از راستی فتنہ انگیز'' ہم محمد دین صاحب سے سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا یہہ خلاق آجکل کھرا رہنے کے قابل ہے؟ ہرگز نہیں۔ باقی اُس کے بعض گندے مقامات کا ذکر کرنا خلاف اخلاق سمجھ کر ترک کرتے ہیں۔ (العاقل تکفیہ الاشارۃ) اے میرے دوست محمدی تعصب کی عینک اُتار کر اُن کتابوں کا مطالعہ کرو۔ جو محمدی مذہب کی تحقیقات میں لکھی گئی ہیں۔ اور انجیل اقدس کا مطالعہ کرو۔ اور خدا قادر مطلق سے بعاجزی دُعا کرو۔ کہ وہ راہ راست دکھلاوے؛ اھدنا الصراط المستقیم کا ورد دل سے کرو۔ نہ کہ محض زبان سے الفاظ بول دو۔ جو دل تک تاثیر نہیں کرتے؛ واقعات ماضیہ کے باطل ثابت کرنے کی کوشش بے فائدہ ہے۔ ہاں جس طرح نیچری قرآن کی تاویل کرتے ہیں۔ اس طرح تم بھی دیگر کتب کی تاویل کرلو۔ مگر دل سے پوچھو۔ کہ آیا یہہ راست نیت سے ہے۔ یا کہ محض ہٹ دھرمی سے ہے؛ اگر تمہارا دل گواہی دے۔ کہ ہٹ دھرمی سے ہے۔ تو فوراً توبہ کرو۔ کیونکہ اب قبولیت کا وقت ہے؛ وہ وقت قریب ہے۔ جب توبہ کا وقت نہ رہیگا۔ اُس وقت صرف دانت پیسنا ہوگا۔ جو کچھ بھی فائدہ نہ دیگا؛ قرآن کا یہہ چیلنج۔ کہ اس کے موافق ایک آیت لاؤ۔ قایم نہیں رہا (دیکھو تصنیفات مولوی عماد الدین صاحب) مقامات حریری کی عبارت بدرجہا قرآن سے بہتر ہے؛ جو قرآن کی خوبی ہے وہ قرآن سے ہی ظاہر ہے۔ آپ ڈاکٹر عماد الدین صاحب سے قرآن کا اردو ترجمہ منگا کر دیکھیں۔ اور اگر اُس میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔ تو مہربانی سے اُس کو ظاہر کریں؛ یہہ کہنا کہ اس کا ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ آج کل کون سنتا ہے۔ جبکہ عبرانی یونانی کا صحیح اور عمدہ ترجمہ ہو گیا تو اس بدوؤں کی زبان کا ترجمہ کرنا کیا مشکل تھا؟ اگر بقول آپ کے اسکا ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ تو یہہ کتاب انسان کی ہدایت اور

رہبری کے واسطے نہیں ہے۔ کیونکہ انسان کی سمجھ میں نہیں آتی اور جب یہہ ہو۔ تو اس کا وجود انسانی گروہ کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ نہیں میرے دوست اسکا ترجمہ ہو سکتا ہے (بلکہ ہو گیا) ہی صرف بات یہہ ہے۔ کہ اس روشنی کے زمانہ میں وہ بیبل اقدس کے سامنے ...... پس میری التماس ہے کہ جب گذشتہ مصنفوں کے واقعات محررہ کو غلط ثابت کرنے بیٹھو۔ تو سوچ لو۔ کہ اُس وقت کے واقعات کو کس حیلہ اور علم سے غلط کہتے ہو۔ آیا تم اُس وقت موجود تھے۔ یا کوئی اور طاقت ایسی تمہارے پاس ہے۔ جس سے صدیوں کی تحریروں کو ہم تمہاری اخباری تحریرات سے باطل سمجھ لیں؟ ہم کو کوئی اچھی اور صحیح بات سناؤ۔ تو ہم سننے اور تسلیم کرنے کو تیار ہیں مگر آپ معاف کریں ہم آپ کی من گھڑت تحریروں سے سابقہ تحریروں کو باطل قرار دینے کے واسطے تیار نہیں ہیں۔ جو ہمارے بعد ہوں گے۔ وہ بھی آپ کے تحریرات کی وقعت کو بمقابلہ سابق تحریرات کے معدوم کر لیں گے۔ پس سعی لاحاصل سے ہاتھ اُٹھاؤ۔

راقم
ایک محقق

واقعات و حوادث

انقلابی ایجاد

امریکہ کے سائنٹفک اخبار سے معلوم ہوا کہ ایک فرنچ گھڑی ساز نے اپنے فن میں عجیب ترقی کی ہے۔ اس کا اثر عالمگیر انقلاب پیدا کریگا۔ گھڑی سازی کے فن میں ترقی کی بہت کم گنجایش باقی رہ گئی تھی۔ مہنگی سے مہنگی اور سستی سے سستی بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی گھڑیاں دیکھنے میں آ چکی ہیں۔ جن میں ہر قسم کی خوبیاں جو انسان کے گمان اور وہم میں آ سکتی ہیں شامل کی گئی ہیں۔ ایسی گھڑیاں موجود ہیں جو رات کے اندھیرے میں مثل فاسفرس کے چمکیں اور بغیر روشنی کے بتلا دیں کہ وقت کیا ہے۔ انگوٹھی کے نگینہ میں گھڑی دیکھی گئی جو برابر چلتی اور ٹھیک وقت دیتی ہے۔ اس قسم کی گھڑی بھی دیکھنے میں آ چکی ہے کہ ہرچند جیبی ہے لیکن بجتی ہے اور ریپیٹ کرتی ہے اور تاریخ بتلاتی ہے اور مہینا ظاہر کرتی ہے اور چاند کی گردش بھی خود بخود دکھاتی ہے گویا کہ کوزہ میں دریا بند کیا ہے۔ لیکن حال کی ایجاد نے ان تمام ترقیوں کو بھی پست کر دیا ہے۔ اس فرنچ واچمیکر کا نام مسٹر سیون ہے۔ اس کا کارخانہ جنیوا میں ہے۔ یہہ ایک مدت سے ایجاد کے خبط میں مصروف تھا مسٹر اڈیسن کے فونوگراف نے اس کو بڑی مدد دی۔ یہہ گھڑی بجائے بجنے کے بولتی ہے۔ پاؤ گھنٹہ اور نصف گھنٹہ اور پون گھنٹہ اور پورے گھنٹہ کے موقع پر خود بخود زور سے آواز دیتی ہے کہ چار بجگئے ہیں صاحب۔ سوا چار بج گئے ہیں صاحب اسی طرح ریپیٹ بھی کرتی ہے۔ اس گھڑی میں ایلارم کی بھی خوبی ہے۔ ایسی جیب گھڑیاں دیکھی گئی ہیں کہ ایلارم لگانے پر وقت مقررہ پر بندوق کی سی آواز دیتی ہیں لیکن اس گھڑی میں ایسا ایلارم ہے کہ وقت معینہ پر نہایت زور سے چیختی ہے اور پکارتی ہے کہ چار بج گئے صاحب اُٹھتے کیوں نہیں۔ یہہ آواز اس زور سے متواتر آتی رہتی ہے کہ تین کمرے کے فاصلہ پر سویا ہوا شخص بھی ضرور بیدار ہو۔ اخبار مذکور نے اس گھڑی کا نقشہ بھی دیا ہے۔ مغربی لوگوں کی عقل قابل ہزار تحسین ہے کہ کیسی باتیں ایجاد کرتی ہے۔ اس ایجاد سے گویا کہ گھڑیوں کی خریداری کا شوق دوبالا ہوگا اور اُن کی کھپت اور بھی بڑھیگی حتٰی کہ جو لوگ گھڑی رکھتے ہوں گے وہ بھی نئی ایجاد کے قابل ہو کر اس کے خریدنے میں تامل نہ کریں گے اور گویا ایک جدید سبیل رزق کی پیدا کی گئی ہے۔

(عام)

زار روس مرحوم

الگزینڈر سوم کی وفات حسرت آیات پر سب سے زیادہ رنج کا اظہار فرانس کی طرف سے کیا گیا ہے لیکن اس کے معنے یہہ نہیں ہیں کہ دیگر سلاطین یورپ کا افسوس کمتر صادق تھا۔ انگلستان کے وزیر اعظم نے ہفتہ گذشتہ میں زار کی سخت بیماری کی کیفیت سن کر نہایت دل سے اظہار ہمدردی کیا تھا اور فرمایا تھا کہ زار روس اول درجہ کے امن خواہ بادشاہ ہیں۔ یورپ کے تمام سلاطین زار مرحوم کی امن پسندی کی تعریف میں متفق الرائے ہیں لیکن ہندوستان میں جب وسط ایشیا کی روسی پیشقدمی کی طرف خیال کرتے ہیں تو بیشک حیرت ہوتی ہے۔ زار مرحوم کے ارادے کچھ ہی کیوں نہوں لیکن جہانتک واقعات کا تعلق ہے خیال مذکور کی تصدیق نہیں ہوتی۔ الگزینڈر سوم کے مسند نشین ہونے سے تھوڑی دیر پیشتر جنرل سکابلاف نے ترکستان کا قلعہ گیوک ٹیپ فتح کیا تھا اور ہرچند یہہ مشہور تھا کہ زار موصوف پیشقدمی کی پالیسی کو ناپسند کرتے ہیں تاہم ان کو تخت پر بیٹھے ہوئے تین برس بھی نہوئے تھے کہ مرو پر قبضہ کیا گیا۔ اِس کے بعد سرخس پر قدم جمایا اور پھر پنجدیہہ پر آ کودے۔ ٹرانس کیسپین ریلوے جو بروقت ان کی مسند نشینی کے اشک آباد تک تھی سمرقند تک بڑھائی گئی اور عنقریب فرغانہ وتاشقند تک جاری ہونے والی ہے اس کے بعد علاقہ پامیر اور کوہ ہندوکش پر جو کچھ کارروائی کی گئی ہے محتاج بیان نہیں ہے۔ اکثر اوقات یہہ کہا گیا ہے کہ زار روس ان حرکات کو ناپسند کرتے تھے اسی واسطے ایسے افسروں کو واپس بلا لیتے تھے لیکن یہہ واپسی اُن افسران کے حق میں ترقی اور اعزاز کے معنے رکھتی رہی ہے۔ نکولاس ثانی جو اپنے والد کے تخت پر حکومت کرینگے خدا جانے کس پالیسی کی پیروی اختیار کریں۔ لیکن زیادہ بحث آیندہ موقع پر کیجاویگی۔

(عام)

سہارنپور

مہر مادری تو ہمیشہ سے مشہور ہی مگر قہر مادری بھی اپنا کہیں کہیں جلوہ دکھلاہی دیتی ہی۔ سہارنپور سے جانب جنوب ایک گانو پہند پوری بر لب سڑک واقع ہی وہاں ایک سات آٹھ ماہ کی لڑکی سڑک کے پاس ایک جھاڑ میں روتی ہوئی ملی اُس کو اُٹھا کر باشندگان پہند پوری نے تھانہ نکوڑ جاکر اطلاع دی کہ یہہ لاوارث لڑکی جھاڑ میں روتی ہوئی دستیاب ہوئی ہی چنانچہ داؤد علی خان سب انسپکٹر نکوڑ نے اُس کی تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ موضع غازی والے کی جو پہند پوری سے دو تین کوس پر واقع ہی ایک چماری نے اپنی لڑکی ڈالدی ہی۔ جب چماری سے دریافت کیا تو اُس نے بیان کیا کہ میں شاہ کمبر دیوی کی جات دینے جاتی تھی چونکہ میرا لڑکا جو پانچ سال کا ہی اور یہہ لڑکی اور اسباب کی گٹھڑی میرے پاس تھی ہیں اُن کی تحمل نہ ہوسکی بوجہہ کے سبب سفر کی تکلیف خیال کرکے لڑکی کو جھاڑ میں رکھدیا اور چلدی۔ لڑکی پہلے لاوارث جانکر سہارنپور بھیجی گئی تھی وہ کچھہ روز زندہ رہکر مرگئی۔ چماری کا چالان ہوگا ؞

بھگا لیجانیکا مقدمہ

جو مقدمہ جیوں کے ایک مراسی خیراتی نام پر دو مسلمان لڑکیوں کو جایز حفاظت سے بھگا لیجانیکا لاہور کی ایک طوایف سمات جنڈی کی طرف سے دایر ہوا تھا اور اُس میں ملزم کو مسٹر جے اے رابنس صاحب کی عدالت سے ۲ ماہ قید بامشقت اور ۲۰۰ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ اُس کا اپیل صاحب سشن جج لاہور کی عدالت میں بحاضری لالہ پربھو دیال پلیڈر۔ و مسٹر گپت رائے بیرسٹر ایٹ لا پیش ہوا۔ صاحب ممدوح نے وکلا کی تقریر مسموع کرنیکے بعد اثبات جرم بحال رکھا۔ مگر سزا گھٹا کر ایک ماہ قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ کردی ؞

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن میں آنریبل آبل برٹ صاحب کے مکان کو اُڑا دینے کی سازش معلوم ہوئی۔ یہہ انارکسٹوں کا کام ہی جن کو حال میں چند فرار واقعی سزائیں دی گئی ہیں۔ اور اب وہ انتقام کشی پر آمادہ ہیں ؞

بقول اخبار عام لنڈن کے ایک اخبار نے لکھا ہی کہ مسٹر گلیڈسٹون پادری بن گئے ہیں ؞ اس میں شک نہیں کہ وہ ایک دیندار مسیحی شخص ہیں۔ لیکن اُن کا پادری بن جانا ابھی محتاج تصدیق ہی ؞

زار روس کے لباس کے جواہرات کی قیمت ۲۰ لاکھہ پونڈ بتلائی گئی ہی۔ صرف زار کے تاج میں جو جواہرات جڑے ہوئے ہیں پندرہ لاکھہ پونڈ کے ہیں ؞ افسوس کہ یہہ سب کچھہ یہیں رہ گیا ؞

مڈیگاسکر کی گورنمنٹ نے فرانس کی پیش کردہ شرائط کو منظور کرنے سے صاف انکار کردیا۔ فرنچ سفیر اپنا سا منہہ لے کر ناکام واپس آیا۔ اب یقین ہی کہ فرانس ضرور مڈیگاسکر پر فوج کشی کرے گا ؞

لنڈن کے اخبارات زور دیتے ہیں کہ چین و جاپان میں صلح کرادی جائے۔ ورنہ سلطنت چین باقی نہ رہے گی جاپان کو بھی وہ متنبہہ کرتے ہیں کہ صلح کے نامنظور کرنے سے وہ فتح کا انعام کھو بیٹھے گا ✣

چینی افواج جابجا متواتر شکستیں کھاکر اپنے ملک و مالک کو سخت شرم دلا رہی ہیں۔ جاپانی فوج قدم قدم پر فتح حاصل کرکے عنقریب پیکن دار الخلافہ چین پر قابض ہونیکا ارادہ کرتی ہی ✣

چین تیار ہی کہ جاپان سے صلح کرے اور کوریا کا انتظام جاپان اپنے حسب دلخواہ کرے۔ چین ہرجانہ جنگ دینے کو بھی تیار ہی جس کو یورپین طاقتیں مقرر کردیں چین کا ناکوں دم آرہا ہی ؞

خبر ہی کہ چین نے باضابطہ طور پر انگلستان سے التجا کی ہی کہ جنگ سے جلد رستگاری دلاؤ۔ یورپین طاقتیں صلح کے معاملہ پر غور کر رہی ہیں۔ انگلستان اور فرانس صلح کرانے پر تیار ہیں مگر پیشقدمی کرنے کی جرات نہیں ؞

امیر کابل کو مُلّا لوگوں نے یہہ اطلاع دی ہی کہ آپ تین برس اور زندہ رہیں گے اور آپ کے بعد سلطنت کابل اور لوگوں کے ہاتھہ میں منتقل ہوجایگی ؞ روایت ہی کہ کسی فرمانروا نے چودہ برس سے زیادہ کابل پر حکومت نہیں کی ؞

لیڈی ڈفرن فنڈ کی بدولت ہندوستان میں گذشتہ پانچ سال کے عرصہ میں ۲۲۴ زنانہ طلبا نے میڈیکل تعلیم حاصل کی جن میں ۱۰۰ سے زیادہ ہندوستانی ہیں۔ اس عرصہ میں چھہ لاکھہ عورتوں کا ڈاکٹری علاج کیا گیا ؞

لارڈ راٹس صاحب اپنی چالیس سالہ ملازمت ہند کی ایک مفصل اور دلچسپ تاریخ شایع کرنے والے ہیں۔ ۱۸۵۷ء کے ایام غدر کے حالات۔ دہلی کے محاصرہ کی کیفیت اور لکھنؤ کی رہائی کے واقعات اس میں بوضاحت لکھے گئے ہیں ✣

بمبئی سے کسی نے ایک پارسی کی موت کا تار اُس کے اقربا کو پونا میں بھیج دیا۔ اُس کی نوجوان زوجہ نے رنج سے برا حال کیا۔ جب وہ پونا سے بمبئی کے سٹیشن پر پہنچی تو سٹیشن پر اپنے شوہر کو زندہ اور تندرست پایا ؞ یہہ کسی مسخرہ کا کام تھا ✣

راجپوتانہ میں بھی سرکاری کونین ڈاکخانوں کی معرفت فروخت ہونی شروع ہوگئی ہی۔ چنانچہ الور جیپور بھرتپور۔ جودھپور وغیرہ ریاستوں کے ڈاک خانوں میں ۱۰ نومبر سے کونین فروخت کرنے کے لئے رکھی گئی ہی ✣

روئداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

منعقدہ ۲ مئی ۱۸۹۶ء

باجلاس شہزادہ نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ

ومیر مجلس و بحاضری مولوی محمد حسن صاحب۔ ولالہ منسارام صاحب ساہوکار۔ لالہ رام جیداس صاحب۔ سید خورشید علی صاحب۔ مسٹر ایم وائلی صاحب۔ لالہ منسارام صاحب تاجر پارچہ۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ منشی وجیہہ الدین صاحب سید غلام محمد صاحب۔ سردار فیاض علی خان صاحب۔ لالہ شادی رام صاحب۔ چودہری کندن سنگھ صاحب

(۲۔ مئی ۱۸۹۶ء)

کاغذات ذیل پیش ہوئے ؞

روبکار صاحب پریزیڈنٹ مورخہ ۳۰۔ اپریل ۱۸۹۶ء مع خط وکتابت موصولہ از صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دربارہ ترمیم رزولیوشن ہائے ۱۱ اپریل ۹۶ء جو لبعد ترمیم خفیف دمسودہ رزولیوشن نمبر ۱ لغایت ۱۲ حسب ذیل ہیں رزولیوشن نمبر ۱ لغایت ۳ میں کوئی تغیر نہیں ہوا +

رزولیوشن ہائے از نمبر ۴ تا ۹ میں جو تغیر و تبدل ہوا ہو وہ منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۔ باتفاق رائے تجویز ہوئی کہ خرچ تعلیم جو کمیٹی کو دینا پڑتا ہی اُس کو حال میں اور آیندہ کے لئے فیصدی مقرر کردہ گورنمنٹ تک محدود کیا جاوے ؞

نمبر ۲۔ یہہ کہ اس سے پہلے فیصدی غلط طور سے اُس آمدنی میونسپل پر شمار کی جاتی ہی جس میں زر واپسی بھی شامل ہوتی ہی جو کمیٹی کی آمدنی نہیں ہی بلکہ وہ لوگوں کی طرف سے بطور امانت کمیٹی کے قبضہ میں ہی جو مطالبہ کرنے پر واجب الادا ہوتی اور دینی پڑتی ہی اور یہہ کہ اسی وجہ سے کمیٹی اپنے واجب الادا قرضہ کے ادا سے جو لوگوں کا ہی قاصر ہی جس کی تعداد اس وقت عـہ پانچ ہزار روپیہ ہی اور جس کے پورا کرنے کے لئے کوئی روپیہ موجود نہیں ہی +

نمبر ۳۔ یہہ بھی تجویز ہوئی کہ کمیٹی اور طرح سے بھی اس عـہ پانچ ہزار کی لوگوں کو ادا کرنے کے لئے کفایت نکالے گی جیسی کہ یہہ قرضہ جس قدر جلد ممکن ہو ادا ہو جاوے۔

نمبر ۴۔ یہہ بھی تجویز ہوئی کہ ایک نصف تنخواہ ماہوار احمد شاہ سکرٹری وجعفر حسین خان تحصیلدار چونگی وچھجو خان داروغہ صفائی و منہا ل میونسپل اور سپرنٹنڈنٹ رائے ۔ اہل مد و دیگر اشخاص جن کی تنخواہ عـہ ماہوار سے زاید ہو حالت التوا میں رہے گا یہاں تک کہ قرضہ بابت واپسی بے باق ہو جائے اور اسپر یکم مئی سنہ رواں سے عملدرآمد شروع ہوگا +

نمبر ۵۔ یہہ بھی تجویز ہوئی کہ جس قدر روپیہ بعد خرچ اصلی باقی رہی وہ کل کا کل ادائیگی واپسی ہائے میں لگایا جاوے گا +

نمبر ۶۔ یہہ بھی تجویز ہوئی کہ جب تک واپسی کا کل روپیہ ادا نہ ہو جاوے کوئی مرمت اُسکے علاوہ ایسی مرمت ہائے کے جو بلحاظ سلامتی عامہ ضروری ہوں کمیٹی کی طرف سے نہ کروائی جاویں +

نمبر ۷۔ یہہ کہ کمیٹی ایک خاص سب کمیٹی بناوے گی جس میں کارروائی دربارہ بہتر انتظام متعلق واپسی و وصول چونگی اور بہتر طور سے سالانہ بجٹ کے مرتب کرنے کا اور نقشہ جات مطلوبہ گورنمنٹ کے وقت پر ارسال کرنے کا اور عموماً دفتر کے کام کا تصفیہ ہوگا +

نمبر ۸۔ یہہ کہ لالہ رام جیداس صاحب و خواجہ احسن شاہ صاحب ایک سب کمیٹی صلاح انتظام کارروائی چونگی کے لئے مقرر ہونگی اور انہیں اختیار ہوگا کہ اور جس ممبر کو چاہیں اپنے ساتھ شریک کر لیں اور یہہ کہ رائے مرودہ صاحب جس کے پہلے ہی سے دفتر اور کتب خانہ سپرد ہی بدستور سابق دفتر اور کتب خانہ کا انتظام رکھے

نمبر ۹۔ اور یہہ کہ جس قدر روپیہ اس وقت تک سب کمیٹی کے ہاتھ میں ہی وہ فوراً سب کمیٹی انتظام چونگی کے حوالہ کیا جاویگا اور یہہ کہ آیندہ ہر ماہ کے آخر پر جو روپیہ بقایا میں ہو اکرے وہ اسی طریق سے سب کمیٹی مذکور کے اس غرض سے سپرد کیا جایا کرے کہ وہ یابندگان کو تقسیم کردے

نمبر ۱۰۔ لازم ہی کہ خاص جلسہ اس امر کے غور کرنے کے لئے منعقد کیا جاوے کہ کیا کیا تخفیفیں خرچ تعلیم میں کی جاینگی تاکہ رزولیوشن نمبر ۱ کو عمل میں لایا جاوے اور یہہ کہ رزولیوشن ہائے منظور شدہ بعد پسندیدگی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر صیغہ تعلیم میں عملدرآمد ضروری کے لئے بھیجے جاینگی اور یہہ کہ رزولیوشن کے متذکرہ بالا کے عمل میں لانیکے لئے معقول مہلت دی جایگی +

تجویز ہوئی کہ مسودہ منظور کیا جاوے اور ایک سب کمیٹی مشتمل بر صاحبان ذیل مقرر ہو کر اُن سے رائے طلب کی جاوے جس کے آنے پر غور کے لئے ایک جلسہ خاص کیا جاوے اور جو درخواست مدرسان بورڈ سکول کی طرف سے آئی ہی وہ بھی انہیں کے سپرد ہووے +

مولوی محمد حسن صاحب۔ مسٹر ایم وائلی صاحب۔ لالہ مولراج صاحب

نمبر ۱۱۔ یہہ کہ اگر رزولیوشن نمبر ۱ کی عمل میں لانے کے بعد میں کمیٹی کو یہہ معلوم ہو کہ خرچ تعلیم اگرچہ کمی فیصدی مقررہ گورنمنٹ سے زیادہ نہیں ہی تاہم اسقدر زیادہ ہی جو کمیٹی کے خیال میں یہہ میونسپلٹی برداشت نہیں کر سکتی اور جس کی وجہ سے مطالبہ ہائے واجب بابت واپسی محصول چونگی کے لئے کافی نہیں تو ایسی مزید تخفیف خرچ میں کیجائے اُس کا عمل پر ضرور ہوگی جو چٹھی پنجاب گورنمنٹ نمبر ۔ مورخہ میں درج ہی اور رزولیوشن کمیٹی بعد پسند صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر صیغہ تعلیم میں عملدرآمد ضروری کے لئے مطابق رزولیوشن نمبر ۱ کے بھیجی جاوے

تجویز ہوئی کہ مسودہ منظور کیا جاوے

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور

نئی کتاب - نئی کتاب - نئی کتاب

بائبل پڑھنا کیوں ضروری ہے :- (مصنفہ مسٹر ایم - ایل رلیارام) یہہ چھوٹا سا ۱۲ صفحہ کا رسالہ مختصر مگر نہایت معقول و پرزور دلایل سے ہر فرد بشر کے لئے مطالعہ بائبل کی ضرورت کو ثابت کرتا ہے۔ بے پروا اور بے خبر لوگوں کو اس اہم امر کی طرف متوجہ کرنے کے لئے نہایت کارآمد ہے۔ اور اس لایق ہے کہ اُردو خوانوں میں کثرت سے تقسیم کیا جائے۔ ہر ایک حق جو اور خصوصاً مشنری صاحبان کو چاہئے کہ اسے اپنے پاس رکھیں۔ قیمت ۳/ ÷

اثمار شیریں یہہ کتاب الباکورۃ الشہیۃ فی الروایات الدینیۃ نامی ایک مشہور و معروف عربی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو اپنی قسم میں بے مثل ہے۔ جس نے اسلامی مباحثے کی طرز میں بالکل انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اس کا مصنف ایک شامی مسیحی ہے۔ مصنف نے ایک ناول کے پیرایہ میں دین مسیحی کی تائید اور مخالفین کے حملوں کی تردید ایسے معقول اور موثر طور سے کی ہے کہ اگر تعصب کی پٹی اوتار کر اُس کا مطالعہ کریں تو راہ حق کو دریافت کر لینا کچھ مشکل نہیں۔ طرز بیان نہایت شیریں اور مہذبانہ ہے۔ اور مسلمانوں کے اکثر بڑے بڑے اعتراضوں کا جواب خود اُنہی کی کتابوں سے دیا ہے۔ اُس کی خوبی ظاہر من الشمس ہے۔ ہماری تعریف کی محتاج نہیں۔ سر ولیم میور نے بھی جو عربی کے مشہور فاضل اور مذہب دینی اسلام کی بابت بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں شایع کیا ہے۔ **تیار ہوکر فروخت کے لئے موجود ہے** مگر چونکہ محدود تعداد چھاپی گئی ہے۔ اسلئے درخواست فی الفور بھیجنی چاہئے تاکہ طبع ثانی کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ مجلد یا غیر مجلد مل سکتی ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲/ انٹیک کور۔ کپڑے جلد عہ/

المشتہر
اسسٹنٹ سکرٹری انارکلی لاہور ÷

شعر و سخن

مصرعہ طرح نتیجہ طبع زاد شاد بر غزل سفیر

اپنے ہلاک ہونے میں دیری ذرا نہ تھی
ناکام بخت اپنا تھا قسمت رسا نہ تھی
بسمل تھا نیم جاں کو تو چشم بقا نہ تھی
آزار سے گناہ کے ممکن شفا نہ تھی ÷
عیسیٰ کے خوں سوا کوئی اس کی دوا نہ تھی
عصیاں کی اپنے پائی نہ ہرگز جو میں نے حد
تھا فکر دل میں یہہ ہی کہ اپنے میں کام بد
بیڑا ہو کیسے پار بھلا اپنا بے مدد
تھا خوف بازپرس گناہان لاتعد
اندوہ و یاس و رنج کی کچھ انتہا نہ تھی
بہر نجات جاتے تھے ہر اک سماج میں
مونس کوئی نہ ملتا تھا شیطاں کے راج میں
تھا سخت اضطراب ہمارے مزاج میں
پھرتے تھے مارے مارے تلاش علاج میں
اس بے خطا دوا کی خبر مطلق نہ تھی
خیرات اور زکوٰۃ سے بچنے کی تھی ہوا ÷
اوراد اور وظیفوں کو سمجھے تھے ہم دوا ÷
صوم و صلوٰۃ پر تھا بہت اپنا آسرا
مثل جہاں عمل پہ تھے نازاں پئے شفا
ہم کو نوید فضل کی پہنچی ندا نہ تھی ÷
دار و مدار اپنا تھا اعمال نیک پر ÷
تھا فخر تھا حیات کا اعمال نیک پر ÷
اُمید تھی بھروسا تھا اعمال نیک پر
تھا آسرا نجات کا اعمال نیک پر
دُنیا میں کوئی اس سے زیادہ خطا نہ تھی
شکر خدائے پاک کہ اب ہم ہیں بچ گئے
بخشی ہے آب نے ابن ہمارے ہی واسطے
گاتے ہیں گیت فضل خدائے رحیم کے
حاصل ہوئی صحت مدد روح پاک سے
تقدیر ورنہ اپنی تو ایسی رسا نہ تھی ÷
وہ ہی کلام پاک ہے وہ ہی ہے خود خدا
وہ ہی تو ابتدا میں خدا کے بھی ساتھ تھا
اُس نور حق سے کون و مکاں میں ہے ضیا
مہر سپہر فضل و عطا مظہر خدا
اوصاف حق سے طبع بشر آشنا نہ تھی
توصیف کس طرح سے بھلا اُس کی ہو سکے ÷
سجدہ کو جس کے سارے ملایک ہیں جھکے
رُتبے اُسی سے بڑھ گئے اس مشت خاک کے
انسانیت کو فخر ہے ذات مسیح سے
عزت تھی خاک کی مگر اس کی فنا نہ تھی
تیرے عطا و فضل کا ہر جا ہو تذکرا ÷
تجھ سا جہاں میں کوئی ہوا ہے نہ ہوئے گا
سب طرح کے مرض کی ہی اب ہیں بخش شفا
مردہ کو زندہ کر دیا روحی لک الفدا
دار فنا میں کوئی اُمید بقا نہ تھی ÷
تاریکی گناہ مثل دن ہوا عیاں ÷
آیا خدا کے فضل سے وہ نور دو جہاں ÷
اے سونے والو سونے کا اب وقت ہے کہاں
یعقوب کے ستارے سے روشن ہوا جہاں
شمس و قمر میں اُس سے زیادہ ضیا نہ تھی
آزاد ہوں گناہوں سے رہتا ہوں خوش سدا
تیرے عطا و فیض نے بخشی مجھے شفا
بیشک بچانے والا شہا تو ہے شاد کا
دُنیا و دیں کی نعمتیں بخشیں جو اے خدا
کیا یہہ دُعا سقیم کی صبح و مسا نہ تھی ÷

[illegible] صاحب مہتمم نور افشاں [illegible] کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں [illegible] کے اہتمام سے چھپا